TUE.29.Sept.2026
VOLUME: 21 NO: 227
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 29 ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 227
16 ربیع الثانی 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پٹنہ میں میڈیکل طلبہ پر لاٹھی چارج

سیشن اور نتائج میں تاخیر کے خلاف احتجاج، گیانیش کمار کے خلاف بھی مظاہرہ

پٹنہ: ۲۸ رستمبر (ایجنسی): پٹنہ میں بہار یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز (بی یو ایچ ایس) کے میڈیکل طلبہ نے اپنی مختلف مطالبات کو لے کر احتجاج کیا۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ یونیورسٹی کا تعلیمی سیشن باقاعدگی سے نہیں چل رہا، امتحانات کے نتائج میں تاخیر ہو رہی ہے اور طلبہ کو دیگر مسائل کا بھی سامنا ہے۔ احتجاج کے دوران پولیس نے طلبہ کو

روکنے کے لیے لاٹھی چارج کیا، جس میں بعض طلبہ نے زخمی ہونے کا الزام لگایا ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے مطابق، پٹنہ میں بی یو ایچ ایس کے میڈیکل طلبہ اپنے مطالبات کے حق میں سڑک پر احتجاج کر رہے تھے۔ مظاہرین سیشن کو باقاعدہ کرنے، نتائج بروقت جاری کرنے اور یونیورسٹی سے متعلق دیگر مسائل کے حل کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پولیس نے مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روکنے کی کوشش کی اور اس دوران لاٹھی چارج کیا گیا۔ طلبہ کی جانب سے الزام عائد کیا گیا کہ پولیس کارروائی میں کچھ طلبہ کو چوٹیں بھی آئیں۔ تاہم، پولیس کارروائی کے حوالے سے طلبہ کے ان الزامات کی مزید تفصیلات سامنے آنا باقی ہیں۔ پٹنہ میں اسی روز چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف بھی احتجاج کیا گیا۔ بائیں بازو کی جماعتوں سے وابستہ کارکنوں نے گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹانے اور ان کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے مظاہرہ کیا۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے واٹر کینن کا استعمال کیا۔ گیانیش کمار کے خلاف اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے احتجاج ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب انڈین ایکسپریس کی ایک تحقیقاتی رپورٹ میں الیکشن کمیشن کے اندرونی فیصلوں اور اختلافات سے متعلق تفصیلات سامنے آئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، الیکشن کمیشن کے دو ارکان، سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے گزشتہ 10 ماہ کے دوران کم ازکم 14 مرتبہ بعض فیصلوں پر تحریری اعتراضات درج کیے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ بعض معاملات میں دونوں الیکشن کمشنروں کو فیصلوں کے عمل سے پوری طرح آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ ان اعتراضات میں نئے ووٹروں کے اندراج، ووٹر فہرستوں سے نام حذف کرنے اور انتخابی ڈیٹا کے انتظام سے متعلق امور بھی شامل تھے۔ ان الزامات کے بعد اپوزیشن جماعتوں نے گیانیش کمار کے کردار اور الیکشن کمیشن کے کام کرنے کے طریقے پر سوال اٹھائے ہیں اور ان کے استعفے یا عہدے سے ہٹائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مختلف شہروں میں اس معاملے پر احتجاج بھی کیے گئے ہیں۔ تاہم، الیکشن کمیشن نے انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے بعد اپنے ردعمل میں کہا تھا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران کمیشن کے تمام فیصلے مکمل کمیشن کے متفقہ فیصلوں کے نتیجے میں کیے گئے ہیں۔ کمیشن نے یہ بھی کہا کہ اندرونی غور وخوض کے دوران مختلف ارکان کی جانب سے مختلف آرا یا اعتراضات سامنے آنا فیصلہ سازی کے عمل کا حصہ ہے۔ یوں پٹنہ میں ایک ہی دن طلبہ کے تعلیمی مطالبات اور چیف الیکشن کمشنر کے خلاف سیاسی احتجاج، دونوں نے شہر میں احتجاجی سرگرمیوں کو نمایاں کر دیا۔

’4 ماہ میں لیجیے فیصلہ‘

ٹی ایم سی انتخابی نشان پر سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو دی ڈیڈ لائن

دہلی: ۲۸ رستمبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے آل انڈیا ترنمول کانگریس (اے آئی ٹی سی) کے نام اور انتخابی نشان کے تنازعہ پر اہم ہدایت دی ہے۔ اس معاملے میں سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن سے ٹی ایم سی سے متعلق تنازعہ پر 4 ماہ کے اندر فیصلہ کرنے کو کہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پیر کو سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کے لیے ایک مدت بھی مقرر کی ہے۔ اس کے تحت کمیشن کو ’انتخابی نشان آرڈر 1968‘ کے پیرا 15 کے تحت آل انڈیا ترنمول کانگریس میں ممتا بنرجی اور رتبرت بنرجی کے گروپوں کے درمیان انتخابی نشان کے تنازعہ پر حتمی فیصلہ کرنا ہے۔ سپریم کورٹ نے دونوں فریقوں سے 4 ہفتے کے اندر اپنے حلف نامے اور جوابی حلف نامے داخل کرنے کو کہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی معاملے سے متعلق دلائل اور دستاویزات بھی 4 ہفتے کے اندر مکمل ہو جانے چاہئیں۔ اس کے بعد الیکشن کمیشن کو 3 ماہ کے اندر اس معاملے پر فیصلہ کرنا ہوگا۔ اس طرح سپریم کورٹ نے اپنی ہدایت میں معاملے کا تصفیہ مجموعی طور پر 4 ماہ کی مدت کے اندر کرنے کو کہا ہے۔ سی جے آئی سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باغچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ اس عرضی پر سماعت کر رہی تھی، جسے مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی بانی ممتا بنرجی نے دائر کیا تھا۔ انہوں نے پارٹی کے مخالف گروپوں کے درمیان تنازعہ کے سبب آل انڈیا ترنمول کانگریس کے نام اور اس کے ’پھول اور گھاس‘ والے انتخابی نشان کو منجمد کرنے کے الیکشن کمیشن کے 17 ستمبر کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔ ممتا بنرجی کی جانب سے سینئر ایڈووکیٹ کپل سبل نے گزشتہ سماعت، یعنی 24 ستمبر کو عدالت کو بتایا تھا کہ عبوری حکم کو چیلنج نہیں کیا جا رہا ہے اور درخواست گزار جلد فیصلہ چاہتے ہیں۔ اس کے بعد عدالت نے الیکشن کمیشن سے پوچھا کہ اس معاملے پر فیصلہ لینے میں کتنا وقت لگے گا اور کہا کہ جلد فیصلہ ضروری ہے۔ پیر کو الیکشن کمیشن کی جانب سے سینئر ایڈووکیٹ داما شیشدری نائیڈو نے کہا کہ انتخابی نشان سے متعلق تنازعہ میں وقت لگنا طے ہے، کیونکہ پارٹی کارکنان کی جانب سے لاکھوں حلف نامے موصول ہوں گے۔ جسٹس باغچی نے مشورہ دیا کہ الیکشن کمیشن اے آئی ٹولز کا استعمال کر سکتا ہے اور 3 ماہ کے اندر معاملے پر فیصلہ لے سکتا ہے، کیونکہ الیکشن کمیشن کے پاس معاملہ پہنچنے کے بعد پہلے ہی 3 ماہ گزر چکے ہیں۔ نائیڈو نے کہا کہ اگر عدالت کوئی مدت مقرر کر رہی ہے تو وہ اس تاریخ سے ہونی چاہیے، جب فریقین اپنے حلف نامے داخل کریں۔ انہوں نے عدالت کو انتخابی نشان سے متعلق گزشتہ تنازعات میں الیکشن کمیشن کی جانب سے اپنائی گئی مدت کی بھی معلومات دیں۔ سینئر ایڈووکیٹ مکل روہتگی اور نیرج کشن کول رتبرت بنرجی کی قیادت والے گروپ کی جانب سے پیش ہوئے۔ سینئر ایڈووکیٹ کپل سبل اور کلیان بندوپادھیائے نے کہا کہ ممتا بنرجی گروپ نے جولائی میں ہی اپنا جواب داخل کر دیا تھا۔

شاہی مسجد کے حصے کو ہٹانے پر ہنگامہ

مسجد کمیٹی کو اندور ہائی کورٹ نے دیا دھچکا، توڑ پھوڑ روکنے کی عرضی خارج

اندور: ۲۸ رستمبر (ایجنسی): اندور ہائی کورٹ کی ڈبل بنچ نے اجین شاہی مسجد کمیٹی کے ذریعہ داخل عرضی کو خارج کر دیا ہے۔ عدالت نے انتظامیہ کو سڑک کی چوڑائی بڑھانے سے متعلق پروجیکٹ کو آگے بڑھانے اور مسجد کے ایک حصہ کو توڑنے کی اجازت دینے والے حکم پر روک لگانے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ عدالت کے اس فیصلہ کے بعد انتظامیہ اب سڑک چوڑی کاری کے کام میں مسجد کے ایک حصہ کو ہٹانے کا عمل آگے بڑھا سکتا ہے۔ شاہی مسجد کمیٹی نے ذیلی عدالت یا متعلقہ اتھارٹی کے حکم کے خلاف یہ عرضی داخل کی تھی، جس میں مسجد کے حصے کو توڑنے پر روک لگانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ حالانکہ ڈبل بنچ نے اس اپیل کو قبول کرنے سے منع کر دیا۔ کمیٹی کا مطالبہ تھا کہ مسجد کے کسی بھی حصے کو گرائے جانے سے روکا جائے۔ اس معاملہ پر ڈبل بنچ نے دونوں فریقین کی دلیلوں پر غور کرنے کے بعد کمیٹی کے ذریعہ داخل اس عرضی کو خارج کرنے کا فیصلہ سنایا۔ عدالت کے اس سخت رخ کے بعد انتظامیہ کے لیے سڑک کی چوڑائی بڑھانے کا راستہ ہموار ہو گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اجین میں ’سنہستھ 2028‘ کی تیاریوں کے تحت کنٹھال چوراہے سے گوپال مندر تک تقریباً 900 میٹر طویل راستہ کو 15 میٹر چوڑا کرنے کا عمل جاری ہے۔ سڑک کی چوڑائی بڑھانے کے عمل میں 7 مذہبی مقامات نشان زد کیے گئے تھے، جن میں سے بیشتر کے متاثرہ حصوں کو پہلے ہی ہٹایا جا چکا ہے۔ قریب میں واقع بوہرہ سماج کی مسجد کو

بھی آپسی اتفاق سے ہٹا لیا گیا تھا، لیکن اب سارا تنازعہ شاہی مسجد کے حصے سے متعلق گہرایا ہوا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ گزشتہ شب انتظامیہ اور شہر قاضی خلیق الرحمن کے درمیان ہوئی میٹنگ میں مسجد کے متاثرہ حصہ کو ہٹانے پر آپسی رضامندی بنی تھی۔ معاہدہ کے تحت یہ طے ہوا تھا کہ انتظامیہ کی مشینوں سے سیدھے توڑ پھوڑ کرنے کی جگہ مسجد انتظامیہ سے جڑے لوگ خود ہی سڑک کی زد میں آ رہے حصے کو ہٹائیں گے۔ اتفاق قائم ہونے کے بعد پیر کی صبح مسلم سماج کے کچھ لوگوں نے متاثرہ حصہ کو ہٹانے کا کام شروع بھی کر دیا، لیکن اچانک کچھ دیگر لوگوں نے اس توڑ پھوڑ کے خلاف احتجاج درج کرایا۔ مقامی سطح پر میسیجز وائرل ہونے کے بعد مسجد اور اس کے آس پاس اچانک لوگوں کی بھیڑ جمع ہونے لگی۔ پولیس کے مطابق جمع بھیڑ میں سے کچھ لوگوں نے بیریکیڈنگ کو دھکیل کر ممنوعہ علاقہ میں گھسنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد پولیس اور مظاہرین کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی اور بھیڑ کی طرف سے پتھراؤ شروع ہو گیا۔ حالات پر قابو پانے اور شورش پسندوں کو کھدیڑنے کے لیے پولیس کو آنسو گیس کے گولے داغنے پڑے اور ہلکی طاقت کا استعمال بھی کرنا پڑا۔ اس پتھراؤ میں کچھ پولیس اہلکاروں کے زخمی ہونے کی بھی جانکاری سامنے آئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اب تک 10 مشتبہ لوگوں کو حراست میں لیا ہے۔ ان میں سے 5 لوگ سوشل میڈیا پر گمراہ کن باتیں پھیلانے کے ملزم ہیں، جبکہ دیگر 5 باہری لوگ ہیں جو اجین کے باشندہ نہیں ہیں، پھر بھی شہر میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ پولیس انتظامیہ کا کہنا ہے کہ سی سی ٹی وی فوٹیج اور ڈرون فوٹیج کی بنیاد پر پتھراؤ کرنے والوں کی بھی شناخت کی جا رہی ہے۔

آل انڈیا خلافت کمیٹی نے وقف بورڈ کا نوٹس دائرۂ اختیار سے متجاوز قرار دیا

ممبئی، 28 ستمبر (یو این آئی) آل انڈیا خلافت کمیٹی نے مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف وقف کی جانب سے وقف ایکٹ 1995 کے تحت اس کے حسابات اور متعلقہ تفصیلات طلب کرنے کے لیے جاری نوٹس کو غیر قانونی اور دائرۂ اختیار سے متجاوز قرار دیتے ہوئے فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کمیٹی نے ڈسٹرکٹ وقف آفیسر کو اپنے چیئرمین سرفراز آرزو کے توسط سے دیے گئے جواب میں 16 ستمبر 2026 کے نوٹس کو چیلنج کیا ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ وقف ایکٹ کی دفعہ 61 کے تحت جاری نوٹس اس پر لاگو نہیں ہوتا، کیونکہ وہ انگلش کامن لا کے تحت چیریٹی کمشنر کے پاس پبلک ٹرسٹ کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔ کمیٹی نے سپریم کورٹ کے مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف وقف بنام یوسف بھائی چاولہ و دیگر کے 2022 کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ معتبر وقف کے قیام کے لیے متعلقہ جائیداد میں ملکیتی حق کا قانونی تقاضوں کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ کمیٹی نے بمبئی سٹی سول کورٹ کے 16 مئی 1964 کے فیصلے اور حکم نامے کا بھی حوالہ دیا، جو سول سوٹ نمبر 1965/1958 میں جاری ہوا تھا۔ کمیٹی کے مطابق اس حکم کے تحت پبلک ٹرسٹ کے انتظام کے لیے اسکیم بنائی گئی اور متعلقہ جائیدادوں کی ملکیت ٹرسٹیوں کے پاس برقرار رہی، اس لیے ٹرسٹ کو وقف قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مجگاؤں کے لوئر علاقے میں واقع کمیٹی کی جائیداد، جس کا سٹی سروے نمبر 393 اور رقبہ 31.1408 مربع میٹر ہے، کے بارے میں کمیٹی کا کہنا ہے کہ یہ سرکاری ملکیت ہے۔ اس کے مطابق مہاراشٹر کے گورنر نے ممبئی کلکٹر کے ذریعے 4 مئی 2023 کو یہ زمین ٹرسٹ کو لیز ڈیڈ کے ذریعے دی تھی۔ ضروری اجازت کے بعد پرانی عمارت منہدم کر کے نئی عمارت کی تعمیر جاری ہے۔ کمیٹی نے 13 نومبر 2003 کی وقف فہرست میں اپنے نام کے اندراج کو بھی چیلنج کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ اندراج مبینہ سروے رپورٹ کی بنیاد پر کیا گیا، جبکہ یکم دسمبر 1997 کے نوٹیفکیشن کے تحت مقرر سروے کمشنر نے ٹرسٹیوں کو نوٹس نہیں دیا اور وقف ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت کوئی انکوائری بھی نہیں کی۔ کمیٹی نے دفعہ 2 کی استثنائی شق کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وقف قانون اس کے ٹرسٹ اور جائیدادوں پر لاگو نہیں ہوتا۔ کمیٹی نے وقف ایکٹ کی دفعہ 43 کے تحت ٹرسٹ کی مبینہ رجسٹریشن نمبر MSBW MUM 2025597 کو بھی غیر قانونی قرار دیا ہے۔ اس کا الزام ہے کہ یہ کارروائی مناسب نوٹس اور سماعت کے بغیر کی گئی۔ کمیٹی کے مطابق موجودہ نوٹس ایسے افراد کی شکایت پر جاری ہوا جن پر اس نے جائیداد پر قبضے کی کوشش اور بلیک میلنگ کا الزام عائد کیا ہے، جبکہ شکایت کی نقل بھی اسے فراہم نہیں کی گئی۔ آل انڈیا خلافت کمیٹی نے خبردار کیا ہے کہ نوٹس واپس نہ لیا گیا تو وہ مجاز عدالت سے رجوع کرے گی۔ کمیٹی کے مطابق وہ 1989 سے ممبئی یونیورسٹی سے ملحق ٹیچر ٹریننگ کالج چلا رہی ہے اور ایس سی ای آر ٹی پونے سے ملحق اردو میڈیم ڈی ایڈ کورس بھی اس کے زیر انتظام ہے۔ بی ایم سی نے امام واڑہ میں اسکول چلانے کے لیے کمیٹی کو جگہ بھی دی ہے۔ کمیٹی ہر سال عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ممبئی کے مسلم علاقوں میں جلوس نکالتی ہے۔ کمیٹی کے مطابق ماضی میں مہاتما گاندھی، شرد پوار، ملائم سنگھ یادو، راجیو گاندھی، عبدالرحمن انتولے، اشوک چوان اور گیانی ذیل سنگھ سمیت معروف رہنما اس کی قیادت کر چکے ہیں، جبکہ اب جلوس کی قیادت معروف علما کرتے ہیں اور مختلف مواقع پر سیاسی رہنماؤں کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا جاتا ہے۔

مرادآباد کی مصطفیٰ مسجد کی مسماری پر فی الحال روک

لکھنؤ: ۲۸ رستمبر (ایجنسی): مرادآباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے الہ آباد ہائی کورٹ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ مرادآباد کے پاک باڑہ علاقے میں واقع مصطفیٰ مسجد کے خلاف اس وقت تک مسماری کی کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی جب تک کہ کوئی باضابطہ مسماری کا حکم جاری نہ کر دیا جائے۔ یہ یقین دہانی ۲۴ رستمبر کو اس درخواست کی سماعت کے دوران کرائی گئی جس میں ۲۱ راگست ۲۰۲۶ رکو مسجد کو بھیجے گئے وجہ بتاؤ نوٹس کو چیلنج کیا گیا تھا۔ یہ درخواست مسجد کی نمائندگی کرتے ہوئے ذیشان احمد فریدی نے دائر کی تھی۔ یہ نوٹس مرادآباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے نامزد افسر کی جانب سے اتر پردیش اربن پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ ۱۹۷۳ رکی دفعہ ۲۷ رکے تحت مسجد کے مینیجر کو ۲۱ راگست ۲۰۲۶ رکو جاری کیا گیا تھا۔ اس دفعہ کے تحت انتظامیہ کی جانب سے ان تعمیرات کو مسمار کرنے کی کارروائی شروع کی جاتی ہے جنہیں غیر قانونی سمجھا جاتا ہے۔ نوٹس میں ایم ڈی اے نے کہا کہ مصطفیٰ مسجد پاک باڑہ میں ٹی ایم یونیورسٹی کے قریب، ڈی ڈی روڈ، محلہ عید گاہ، دولن ار، ایس زیڈ - ۱ - ایم، تقریباً ۳۰۰ مربع میٹر کے رقبے پر تعمیر کی گئی ہے۔ تاہم موقع پر ایم ڈی اے کی ٹیم کو اس تعمیر کی منظوری کے دستاویز نہیں ملے۔ ٹی ایم یونیورسٹی کے ٹھیک سامنے مصطفیٰ مسجد کی دیواریں کھڑی ہیں۔

ڈاکٹر ذیشان آرتھو پیڈیک ہاسپیٹل
آرتھو پیڈیک جوائنٹ ریپلیس مینٹ سرجن
مدینہ ہارڈویر کے سامنے دیگلور ناکہ ناندیڑ۔
ڈاکٹر ذیشان مشتاق علی
M.B.B.S, M.S.(Ortho)
Orthopaedic & Joint Replacement Surgeon
ہماری خصوصیات:
(Knee and Hip Joint Replacement)
(Complex Fracture Treatment)
(Arthroscopy Surgery)
(Treatment of bone, joint, and muscle diseases)
(Treatment of bone infections and tumors)
(Neck Pain, Spondylosis)
(Arthritis)
Back Pain, Spine Fracture, Slip Disc
(Treatment of pediatric bone diseases)
Fracture
Joint Pain
Spine
Arthritis
Trauma Care
OPD
صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک
شام 8 بجے سے رات 11 بجے تک
7406807844

’کیا جموں وکشمیر کے ریاستی درجہ کا فیصلہ پاکستان کرے گا؟‘

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا مودی حکومت سے تلخ سوال

کشمیر: ۲۸ رستمبر (ایجنسی): جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے پیر کے روز مرکزی حکومت سے جموں وکشمیر کا مکمل ریاستی درجہ بحال کیے جانے میں لگنے والے وقت سے متعلق وضاحت طلب کی۔ اسمبلی میں ریاستی درجہ بحال کرنے کے مطالبہ والی تجویز پر بحث کے دوران انھوں نے سوال اٹھایا کہ ’جتنی جلدی ممکن ہو‘ ریاست کا درجہ بحال کرنے کی یقین دہانی کا آخر مطلب کیا ہے؟ عمر عبداللہ نے کہا کہ مرکزی حکومت کو واضح کرنا چاہیے کہ وہ ریاست کا درجہ بحال کرنے کے لیے ’مناسب وقت‘ کسے مانتی ہے؟ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ”میں ہر ممکن پلیٹ فارم پر مرکز سے پوچھتا ہوں کہ ہمیں بتائیے، ریاست کا درجہ مانگنے کا مناسب وقت کیا ہے؟“ وزیر اعلیٰ نے ریاست کا درجہ بحال کرنے کو سیکورٹی حالات یا دہشت گردی سے جوڑنے کی کسی بھی کوشش پر سوال اٹھایا۔ انھوں نے کہا کہ ایسی شرط لگانے کا مطلب ہوگا کہ اس فیصلے پر نئی دہلی کا کنٹرول نہیں رہے گا۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ ’اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ جب تک دہشت گردی ختم نہیں ہوتی، تب تک ریاست کا درجہ نہیں ملے گا، تو آپ ظاہری طور پر یہ کہہ رہے ہیں کہ جموں وکشمیر کے ریاستی درجہ کا فیصلہ نئی دہلی میں نہیں، بلکہ اسلام آباد میں ہے۔‘ پاکستان کے کردار اور اُڑی و پلوامہ جیسے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے سوال کیا کہ کیا ریاستی درجہ بحال کرنے کو پاکستان کے ذریعہ تشدد ختم کرنے کی شرط سے جوڑ دیا گیا ہے؟ انھوں نے تلخ انداز میں کہا کہ ”اگر آپ نے پہلے ہی طے کر لیا ہے کہ آپ کے وزیر اعظم اپنی مدت کار کے دوران ہمیں ریاست کا درجہ نہیں دیں گے، تو یہ بے حد افسوس کی بات ہے۔“ تجویز میں موجود لفظوں کے استعمال کا دفاع کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ حکومت نے قصداً آرٹیکل 370، آرٹیکل 35 اے اور خصوصی درجہ کا ذکر نہیں کیا ہے، تاکہ تجویز کا مرکز صرف ریاستی درجہ کی بحالی رہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ”تجویز کو پڑھیے اور بتائیے کہ اس میں ہم 370، 35 اے یا خصوصی درجہ پر ووٹنگ کا مطالبہ کہاں کر رہے ہیں۔“ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ”کچھ اراکین اسمبلی نے ایسی ترامیم پیش کی ہیں، جن کے ذریعہ ان ایشوز کو تجویز میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ اس سے ایوان کی کارروائی کو رخنہ انداز کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔“ ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ ”میرے کچھ ساتھی اس جال میں پھنس گئے ہیں۔ جب وہ اس میں 370 اور 35 اے جوڑتے ہیں، تو وہ انھیں ایک موقع فراہم کر دیتے ہیں۔“

بیلٹ پیپر سے ووٹنگ کا مطالبہ جاری رہے گا

بی جے پی اقتدار میں رہی تو نظام میں تبدیلی ممکن نہیں: اکھلیش

لکھنؤ: ۲۸ رستمبر (ایجنسی): سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ ایس پی انتخابات میں تمام نشستیں جیت لے، تب بھی بیلٹ پیپر سے ووٹنگ کا مطالبہ جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ اور جرمنی جیسے ترقی یافتہ ممالک میں بیلٹ پیپر کے ذریعے انتخابات کرائے جا سکتے ہیں تو ہندوستان میں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔ لکھنؤ میں پارٹی دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ الیکشن کمیشن میں تبدیلی یا چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے جیسے اقدامات اسی وقت ممکن ہوں گے جب بی جے پی اقتدار سے باہر ہوگی۔ ان کے مطابق، بی جے پی کے اقتدار میں رہتے ہوئے نظام میں تبدیلی تقریباً ناممکن ہے۔ ایس پی صدر نے اتر پردیش میں سائبر جرائم میں اضافے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ریاست سائبر دھوکہ دہی کا مرکز بنتی جا رہی ہے، لیکن حکومت اس پر قابو پانے کے لیے مؤثر اقدامات نہیں کر رہی۔ انہوں نے ای وی ایم میں مبینہ چھیڑ چھاڑ کے معاملے کو بھی سائبر دھوکہ دہی سے جوڑا۔ اکھلیش یادو نے بی جے پی پر کسانوں کی زمین کے حصول کے نام پر بڑے گھپلے کا الزام عائد کرتے ہوئے اسے ”سب سے بڑی زمین مافیا پارٹی“ قرار دیا۔ انہوں نے بی جے پی رہنماؤں پر سرکاری زمین اور تالابوں پر قبضے کے الزامات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ کے اس دعوے پر سوال اٹھایا کہ مافیا سے 84 ہزار ہیکٹیئر زمین ضبط کی گئی ہے اور پوچھا کہ وہ زمین اب کہاں ہے۔ انہوں نے حکومت پر مدارس کے ساتھ امتیاز برتنے اور لوگوں کو تقسیم کرنے کا الزام لگایا۔ اکھلیش نے کہا کہ مسلمانوں کو آئین پر مکمل اعتماد ہے، لیکن حکومت ان کی مساجد گرانے پر آمادہ ہے۔ انہوں نے اپنی سرکاری رہائش گاہ کو بھی غیر قانونی قرار دیے جانے کا ذکر کرتے ہوئے بی جے پی رہنماؤں کی بعض عمارتوں اور سرکاری زمین و تالابوں پر تجاوزات کا حوالہ دیا۔ ایس پی صدر نے ووٹر فہرستوں سے نام حذف کیے جانے اور انتخابات میں بے ضابطگیوں کے بھی الزامات عائد کیے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کا کام لوگوں کو تقسیم کرنا رہ گیا ہے، جبکہ روزگار اور تعلیم کے شعبوں میں بھی کام ادھورے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی کی حکومت بننے پر شکشا متروں کے مفاد میں اقدامات کیے جائیں گے اور انہیں استاد کے طور پر احترام دیا جائے گا۔ انہوں نے ریاستی ملازمین کے لیے پرانی پنشن اسکیم بحال کرنے اور ڈگری کالجوں میں نافذ سمسٹر نظام میں تبدیلی کا بھی وعدہ کیا۔ اکھلیش یادو نے آئندہ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کا عزم ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایس پی کی حکومت بننے پر تعلیم، روزگار اور ملازمین سے متعلق مسائل پر توجہ دی جائے گی۔

وینوگوپال سے متعلق قابل اعتراض پوسٹ، 5 افراد کے خلاف مقدمہ درج

دہلی: ۲۸ رستمبر (ایجنسی): الپپوزا سائبر کرائم پولیس نے پیر (28 ستمبر) کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے آئی سی سی) کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال کو نشانہ بنا کر سوشل میڈیا پر مسلسل منفی تشہیر اور سائبر حملے کرنے کے معاملے میں 5 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ کانگریس لیڈر اور وکیل جانسن ابراہم کی شکایت پر پولیس نے یہ کارروائی کی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزمان اور ان کی پوسٹ کے بارے میں معلومات جمع کر لی گئی ہیں اور جلد ہی ان سے پوچھ تاچھ کی جائے گی۔ پولیس کے مطابق ملزمان نے مبینہ طور پر 11 مئی سے 19 جولائی کے درمیان الگ الگ تاریخوں پر کانگریس لیڈر وینوگوپال کو نشانہ بناتے ہوئے توہین آمیز اور قابل اعتراض پوسٹس کیں۔ رپورٹس کے مطابق ان پانچوں افراد کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) اور کیرل پولیس ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت معاملہ درج کیا گیا ہے۔ ان پر دشمنی پیدا کرنے یا اسے بڑھاوا دینے کے ارادے سے غلط معلومات پھیلانے، فساد بھڑکانے کے ارادے سے جان بوجھ کر یا بدنیتی سے غیر قانونی اشتعال دلانے اور ہنگامہ آرائی کرنے کا الزام ہے۔ پولیس نے بتایا کہ یہ پوسٹس اس وقت کی گئی تھیں جب ریاستی اسمبلی انتخاب میں یو ڈی ایف کی جیت کے بعد وزیر اعلیٰ کے عہدہ کے امیدوار کو لے کر بحث جاری تھی۔ اس عہدہ کے لیے جن لوگوں کے ناموں پر بحث چل رہی تھی ان میں کے سی وینوگوپال کا نام بھی شامل تھا اور ملزمان نے سوشل میڈیا پر ان کی امیدواری کی مخالفت کرتے ہوئے پوسٹس کی تھیں۔ پولیس کے مطابق ملزمان اور ان کی پوسٹس کے بارے میں معلومات اکٹھی کر لی گئی ہیں۔

روشنی کی چادر پر تبصرہ

”محمد تقی کا افسانہ ’روشنی کی چادر‘ محبت اور جدائی کی داستان ہونے کے ساتھ انسانی نفسیات، خاندانی زندگی اور سماجی تعلقات کے کئی اہم پہلوؤں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔“ (محمود علی لیکچرار)

☆☆☆☆☆

ورق تازہ کے ادبی صفحہ ’نقش سخن‘ مورخہ ۱۶ رستمبر ۲۰۲۶ء میں محمد تقی کا افسانہ ’روشنی کی چادر‘ شائع ہوا تھا جس پر محمود علی لیکچرار سائنس ناندیڑ نے ایک سیر حاصل جامع اور معنویت سے بھرپور بے لاگ تبصرہ کیا ہے۔ تبصرہ ورق تازہ کے ادبی صفحہ کی آئندہ اشاعت (بروز بدھ ۳۰ ستمبر) میں شائع کیا جائے گا۔ (ترتیب کار)

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
29 Sept. 2026

’میری کال نے منصوبہ ناکام بنایا‘: برطانوی رائل ایئر فورس کے اڈے کے قریب تین مشکوک گاڑیوں کا معاملہ کیا ہے؟

ایمیلی اٹکنسن اور میٹ سپیوی

انگلینڈ کے مغربی علاقے میں واقع رائل ایئر فورس (آر اے ایف) کے فیئر فورڈ اڈے کے قریب ایک بڑے واقعے کے بعد پانچ افراد کو دھماکہ خیز مواد اور دہشتگردی سے متعلق جرائم کے شبے میں گرفتار کرلیا ہے۔ بم ڈسپوزل سکواڈ گلوسٹر شائر میں آر اے ایف فیئر فورڈ کے قریب گاڑیوں کا معائنہ کر رہا ہے اور قریب واقع گھر بھی خالی کروا لیے گئے ہیں۔ اس واقعے کے بارے میں ہم اب تک کیا جانتے ہیں؟ گلوسٹر شائر پولیس کا کہنا ہے کہ انھیں مقامی وقت کے مطابق 12 بج کر 45 منٹ پر ایک کال پر اطلاع ملی کہ ’تین مشکوک گاڑیاں‘ آر اے ایف فیئر فورڈ کی طرف جا رہی ہیں۔ اس کے بعد پولیس اہلکاروں نے ویلفورڈ گاؤں کے قریب پانچ افراد کو گرفتار کیا، جو آر اے ایف فیئر فورڈ ایئر بیس سے تقریباً دو میل جنوب مشرق میں واقع ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ گاؤں میں متعدد گاڑیوں کا معائنہ کرنے کے لیے بم ڈسپوزل سکواڈ کی ٹیم تعینات کی گئی ہے۔ ان گاڑیوں کے گرد تقریباً 400 میٹر کا حفاظتی حصار قائم کیا گیا ہے۔ فضا سے لی گئی تصاویر میں ایک ریموٹ کنٹرول روبوٹ کو جنگلاتی علاقے میں کھڑی دو سفید وینوں کی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ تاہم پولیس نے ابھی تک اس بات کی تصدیق نہیں کی کہ آیا اس روبوٹ کو واقعی کارروائی کے دوران استعمال کیا گیا تھا یا نہیں۔ کاؤنٹر ٹیررازم پولیسنگ (سی ٹی پی) اس واقعے کی تحقیقات کی قیادت کر رہی ہے۔ تاہم بی بی سی سمجھتا ہے کہ اس آپریشن کی قیادت انٹیلیجنس نہیں کر رہی۔ آر اے ایف فیئر فورڈ کوٹس وولڈز میں واقع ہے، جو دریائے کولن کے کنارے آباد قصبے فیئر فورڈ سے تقریباً چار میل جنوب میں واقع ہے۔ اس فضائی اڈے کی امریکی فوج کے ساتھ طویل تاریخ رہی ہے اور حالیہ عرصے میں اسے امریکی جنگی طیاروں نے ایران کے خلاف دفاعی نوعیت کی کارروائیوں کے لیے ایک عبوری یا آپریشنل مرکز کے طور پر استعمال کیا تھا۔ امریکی فوج کا کہنا ہے کہ وہ ’اس صورتحال پر نظر رکھنے، ممکنہ اثرات کو کم سے کم کرنے اور امریکی اہلکاروں، ان کے خاندانوں اور مقامی آبادی کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے برطانوی حکام کے ساتھ

’قریبی تعاون‘ کر رہی ہے۔ گلوسٹر شائر پولیس کی قائم مقام چیف کانسٹیبل میگی بلائتھ کا کہنا ہے کہ اتوار کی صبح سے علاقے میں ایمرجنسی سروسز کی بڑی تعداد موجود ہے اور ان کی موجودگی آئندہ چند دنوں تک برقرار رہے گی۔ بلائتھ نے اتوار کی شام ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ان کی فورس سی ٹی پی کی معاونت جاری رکھے گی اور دیگر قومی پارٹنر اداروں کے ساتھ رابطے میں رہے گی۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ کسی واقعے کو ’دہشت گردی کا واقعہ‘ قرار دینے یا نہ دینے کا فیصلہ وہ سی ٹی پی پر چھوڑیں گی۔ ابتدائی طور پر پانچ افراد کو دھماکہ خیز مواد سے متعلق جرائم کے شبہے میں حراست میں لیا گیا تھا۔ تاہم بعد میں انھیں دہشت گردی کی کارروائی کی تیاری کے شبہے میں باقاعدہ گرفتار کیا گیا۔ یہ تمام افراد اب بھی پولیس کی تحویل میں ہیں، تاہم ان کے نام ظاہر نہیں کیے گئے۔ پولیس نے یہ بھی نہیں بتایا کہ انھیں کس مقام پر رکھا گیا ہے۔ انسدادِ دہشت گردی ایکٹ 2000 کے تحت گرفتار کیے گئے مشتبہ افراد کو فردِ جرم عائد کیے بغیر 14 دن تک حراست میں رکھا جا سکتا ہے، جبکہ عام گرفتاریوں کی صورت میں، اگر توسیع کی درخواست نہ دی جائے، تو یہ مدت 24 گھنٹے ہوتی ہے۔ جب قائم مقام چیف کانسٹیبل میگی بلائتھ سے پوچھا گیا کہ آیا پولیس اس واقعے کے سلسلے میں مزید افراد کی تلاش کر رہی ہے، تو انھوں نے کہا کہ ان کے خیال میں معاملہ ’قابو میں ہے‘۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ گرفتار کیے گئے افراد ’بڑا نقصان پہنچانے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے‘۔ انہوں نے مزید کہا ’ہم کافی عرصے سے ان پر نظر رکھے ہوئے تھے اور ہم نے انہیں پکڑ لیا‘۔ بی بی سی یو روائس کو ایک تصویر موصول ہوئی ہے، جس کے بارے میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اس میں وہ لمحہ دکھایا گیا ہے جب پانچ افراد کو گرفتار کیا گیا۔

تصویر میں مبینہ طور پر زیرِ حراست افراد ویل فورڈ میں دکھائی دیتے ہیں، جو آر اے ایف فیئر فورڈ کے کریش گیٹ سکس اے کے رن وے تک رسائی کے مقام سے تقریباً 350 میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ بی بی سی اس تصویر کے اصل ذریعے کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کر سکا، تاہم بی بی سی ویریفائی نے تصویر کے مقام کی جغرافیائی نشاندہی کی ہے اور تصدیق کی ہے کہ تصویر بظاہر حقیقی معلوم ہوتی ہے۔ بی بی سی ویریفائی نے آر اے ایف فیئر فورڈ کے نزدیک کھڑی تین سفید وینوں پر موجود برانڈنگ اور نشانات کا بھی جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ ایک تصدیق شدہ تصویر میں سفید وینوں میں سے ایک پر سرخ رنگ کا لوگو دکھائی دیتا ہے جس پر ’Fuel 2You‘ لکھا ہوا ہے، جبکہ اس کے ساتھ ایک موبائل فون نمبر بھی نظر آ رہا ہے۔ بی بی سی نے جب اس نمبر پر رابطہ کیا تو کال براہِ راست لائیکا موبائل کے خودکار وائس میسج سسٹم پر منتقل ہو گئی۔ ہمیں ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ ’Fuel 2You‘ برطانیہ میں کام کرنے والی کوئی باقاعدہ کمپنی یا کسی حقیقی برانڈ کا نام ہے۔ تاہم بی بی سی ویریفائی نے ’Fuel2U‘ نامی ایک کمپنی سے رابطہ کیا، جس کا نام اس وین پر درج نام سے ملتا جلتا ہے اور جو برطانیہ بھر میں ڈیزل کی ترسیل کا کام کرتی ہے۔ کمپنی کے ایک ترجمان نے بی بی سی کو بتایا ’ان وینوں کا ہماری کمپنی سے کوئی تعلق نہیں ہے‘۔ انھوں نے کہا ’ہمارے نقطۂ نظر سے یہ ایک نہایت بدقسمت اتفاق ہے‘۔ ان کے مطابق کمپنی کے نام کی سپیلنگ مختلف ہے، فون نمبر مختلف ہے اور برانڈنگ بھی مکمل طور پر مختلف ہے، لہٰذا یہ ہمارے برانڈ کا کوئی پرانا یا سابقہ بھی ورژن نہیں ہے‘۔ انھوں نے مزید کہا کہ ’ہماری تمام وینیں اپنی جگہ موجود ہیں اور ان کا مکمل ریکارڈ موجود ہے‘۔ ’اگر ہماری کوئی وین چوری بھی ہو جاتی تو اس پر ہمارا لوگو موجود ہوتا۔ تصویر میں نظر آنے والا لوگو ہمارا لوگو نہیں ہے‘۔ کمپنی نے یہ بھی تصدیق کی کہ وہ ایک نئی قائم ہونے والی کاروباری کمپنی ہے اور اس نے ماضی میں کبھی ’Fuel 2You‘ کا نام استعمال نہیں کیا۔ کمپنی کے مطابق اس کی برانڈنگ میں سبز رنگ نمایاں ہے، جبکہ مشتبہ وینوں پر نظر آنے والا لوگو سرخ رنگ میں تھا، جس سے دونوں کے درمیان واضح فرق ظاہر ہوتا ہے۔ ایک مقامی رہائشی، جس نے ویلفورڈ گاؤں میں تین سفید وینوں کی اطلاع دینے کے لیے 999 پر کال کی تھی، نے کہا کہ ان گاڑیوں کو دیکھ لینا ’محض خوش قسمتی‘ تھی۔ بی بی سی ریڈیو 4 کے پروگرام ٹوڈے سے گفتگو کرتے ہوئے اس خاتون، جو اپنی شناخت ظاہر نہیں کرنا چاہتیں، نے کہا کہ جب وہ گھر پہنچیں تو ڈرائیو وے اور سڑک بند تھی اور انھوں نے ’ہڈ اور ماسک پہنے مردوں کے ایک بڑے گروہ‘ کو دیکھا۔ انھوں نے مزید کہا ’جب انھوں نے مجھے دیکھا تو وہ مجھ سے آگے بھاگ گئے، کچھ کھیت کی طرف اور کچھ پڑوسی گاؤں کیمپسفورڈ کی جانب۔ تب مجھے احساس ہوا کہ کوئی غیر معمولی بات ہو رہی ہے‘۔ خاتون نے پروگرام کو بتایا کہ انھوں نے آر اے ایف فیئر فورڈ میں وزارتِ دفاع کی پولیس کو کال کی لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ اس کے بعد انھوں نے 01:36 بی ایس ٹی پر 999 پر کال کی اور کہا کہ ’10 منٹ کے اندر گاؤں مسلح پولیس سے بھر گیا تھا‘ ’میرا خیال ہے کہ میری 999 کال نے ان کے جو بھی منصوبے تھے، انھیں ناکام بنا دیا‘۔ انھوں نے کہا مجھے واقعی حیرت ہے کہ ایک عام شہری کے طور پر یہ سب کچھ دیکھنا اور رپورٹ کرنا میرے ذمے آ گیا۔ اس معاملے میں کسی نے واقعی بہت بڑی کوتاہی کی ہے۔ ایک اور رہائشی نے وہ لمحہ بیان کیا جب ان کے بقول انھوں نے پولیس کو مشتبہ افراد کو گرفتار کرتے دیکھا۔ جیف، جنھوں نے اپنا خاندانی نام نہیں بتایا، نے بی بی سی کو بتایا کہ انھوں نے ’اپنے گھر کے سامنے شور شرابہ سنا، اگرچہ وہ اس کے مقام کے بارے میں یقین سے نہیں کہہ سکتے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ پھر انھوں نے کھڑکی سے باہر دیکھا اور لوگوں کو پولیس کی تحویل میں دیکھا۔ گلوسٹر شائر پولیس کا کہنا ہے کہ متاثرہ رہائشیوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ اتوار کی رات اپنے گھروں کو واپس نہیں جا سکیں گے۔ ڈپٹی چیف ایگزیکٹو ڈیوڈ سٹینلی کے مطابق جو افراد خاندان یا دوستوں کے پاس نہیں ٹھہر سکتے ان کے لیے کاٹس وولڈ ڈسٹرکٹ کونسل رات گزارنے کے انتظامات کرے گی۔ واقعے کے بعد 85 گھرانوں کو نقل مکانی کرائی گئی اور انھیں قریب موجود ایک تفریحی مرکز میں پناہ لینے کا مشورہ دیا گیا۔ متعدد افراد نے بی بی سی کو بتایا کہ اتوار کی صبح کے ابتدائی اوقات میں پولیس نے انھیں جگایا اور گھر چھوڑنے کا حکم دیا۔ ایک رہائشی، جنھوں نے اپنا نام صرف جو بتایا، نے کہا کہ ’ہمیں بس جلدی سے کپڑے پہن کر آنا پڑا۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں تھا‘۔ ایک اور رہائشی جیسن نے کہا ’یہ سب بہت تیزی سے ہوا۔ ہم نے صرف اپنا سامان سمیٹا اور یہاں آ گئے‘۔ وہاں موجود بی بی سی کے ایک رپورٹر کے مطابق تفریحی مرکز میں موجود کئی افراد اب بھی رات کے کپڑوں میں ہیں۔ وزیرِ اعظم اینڈی برنہم نے کہا کہ یہ واقعہ شدید تشویش کا باعث ہے اور حکومت لوگوں کے تحفظ کے لیے ’ہمیشہ ہر ضروری قدم اٹھائے گی‘۔ وزیرِ اعظم نے زور دیا کہ جب تک حکام تمام حقائق معلوم نہ کر لیں، قیاس آرائیاں نہ کریں۔ پیر کو بی بی سی بریک فاسٹ سے گفتگو میں وزیرِ دفاع ویس سٹریٹنگ نے ایمرجنسی سروسز کو منصوبے کے بارے میں فوری آگاہ کرنے پر مقامی لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ جس خاتون نے بی بی سی کو اپنی 999 کال کے بارے میں بتایا، اس نے مردوں کی اطلاع دے کر ’درست کام کیا‘۔ تاہم ان کے پاس صرف ’جزوی تصویر‘ تھی جس کی مزید وضاحت انھوں نے نہیں کی۔ اس بارے میں کہ آیا اس منصوبے میں ایران کا کوئی کردار تھا، وزیرِ دفاع نے کہا ’میرے لیے یہ قیاس آرائی کرنے کا وقت نہیں ہے‘۔ برطانیہ کے خلاف عمومی طور پر ایرانی خطرات کے بارے میں سٹریٹنگ نے مزید کہا کہ ’ہم جانتے ہیں کہ ایران اور اس کے حمایتی ہمیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ (بی بی سی اردو)

مسائل اور نازک حالات کے باوجود اردو اخبارات کی عظیم الشان خدمات جاری

محفل اصناف سخن گوئی کے زیر اہتمام ”صحافت کے رنگ صحافیوں کے سنگ“ تقریب کا انعقاد، پروفیسر شکور، ایم اے ماجد اور پروفیسر مصطفی علی سروری کا خطاب - صحافیوں کی خدمات کا اعتراف

حیدرآباد 28 ستمبر (پریس نوٹ) پروفیسر ایس اے شکور ڈائریکٹر دائرۃ المعارف عثمانیہ یونیورسٹی نے کہا کہ صحافت جمہوریت کا چوتھا ستون ہے اور اردو صحافت نازک حالات میں ہونے کے باوجود قارئین کی بہت بڑی خدمت انجام دے رہی ہے ماضی بعید میں مسلم اقلیت بے سروسامانی کے دور سے گزری ہے اور اردو اخبارات نے اس وقت بھی اردو والوں کو نہ صرف حالات سے باخبر رکھا بلکہ جینے کی امیدیں بھی روشن کی ان خیالات کا اظہار انہوں نے انجمن ریختہ گویان کے زیر اہتمام روزنامہ منصف کے اشتراک سے محفل اصناف سخن گوئی کے موضوع بہ عنوان ”صحافت کے رنگ صحافیوں کے سنگ“ سے مخاطب کرتے ہوئے کیا یہ محفل روزنامہ منصف حیدرآباد کے کانفرنس ہال گراؤنڈ فلور خان لطیف خان اسٹیٹ نامپلی میں منعقد ہوئی جس میں صحافیوں کی خدمات کا اعتراف کیا گیا پروفیسر ایس اے شکور نے کہا کہ ہر دور میں صحافت کی اہمیت رہی ہے موجودہ دور میں اس اہمیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ صحافت ہی کے نتیجے میں کا کروچ پارٹی کو بہت ہی مختصر سے وقفے میں بڑے پیمانے پر شہرت حاصل ہوئی ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ صحافتی میدان میں سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے صحافتی ماحول متاثر ہو کر رہ گیا ہے سیاسی جماعتوں نے اپنا چینل اور اپنے اخبار شروع کر دیے ہیں جس کے باعث ہر اخبار اپنے اپنے انداز کی خبریں شائع کرنے کے باعث عوام خبروں سے مکمل طور پر مطمئن نہیں ہو رہے ہیں انہوں نے موجودہ حالات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ جن گھروں میں اب اردو اخبارات آتے ہیں ان گھروں میں بزرگوں کے انتقال کے بعد اردو اخبارات بند کر دیے جا رہے ہیں نئی نسل اردو پڑھنا ہی نہیں جانتی اور اردو اخبارات سے اپنی عدم دلچسپی کا اظہار کرتی ہے ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو چاہے وہ کسی بھی میڈیم سے تعلیم حاصل کریں انہیں ابتدا ہی سے اردو لکھنا پڑھنا سکھائیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ سابق میں اردو کی محفلیں ہوا کرتی تھیں اب ایسی محفلیں بہت کم ہوتی جا رہی ہیں ممتاز و معروف سینیئر صحافی و سابق رکن پریس کونسل آف انڈیا جناب ایم اے ماجد نے انکشاف کیا کہ ”سیاسی رنگ میں تبدیلی آنے والی ہے اور اردو صحافت کی آواز بہت اہم ہوگی“ انہوں نے اردو صحافیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اردو کے صحافی موجودہ دور کے مجاہ ہیں جناب ایم اے ماجد نے سابق ایڈیٹر روزنامہ منصف جناب خان لطیف خان مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ صحافت ہر دور میں مختلف رنگوں میں ڈھلتی رہی مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک بامقصد عزم کے ساتھ صحافت کے ذریعے ملت کی خدمت کی لیکن موجودہ دور میں صحافت کے مقاصد و منشا تبدیل ہو گئے ہیں انہوں نے اس تقریب کے انعقاد پر ڈاکٹر جاوید کمال کو دلی مبارکباد پیش کی پروفیسر مصطفی علی سروری نے کہا کہ مسلم کمیونٹی کے لیے اردو اخبارات بہت بڑی نعمت ہیں اردو اخبارات مسلم طبقے کے لیے غیر معاملے خدمات انجام دے رہے ہیں افسوس اس بات کا ہے کہ اردو والے ہی اردو اخبارات کے خریدار نہیں اردو والوں کو چاہیے کہ وہ اردو زبان سے عملی طور پر اپنا رشتہ جوڑیں اور اردو کتابیں اور اخبارات خرید کر پڑھیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں شعبہ صحافت بھی قائم

ہیں جہاں صحافت کی تعلیم دی جاتی ہے نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ یہاں آ کر تربیت حاصل کریں چیف ایڈیٹر ہفت روزہ گواہ ڈاکٹر فاضل حسین پرویز نے سابقہ مشہور صحافیوں احمد جلیس مرحوم، ایم اے مجیب مرحوم ANS، جناب عطا محمد، جناب محمد شفیق الرحمن، جناب کرار حیدر کی صحافتی خدمات اور ان کی یادوں کو تازہ کیا اور کہا کہ بانی ایڈیٹر روزنامہ منصف جناب محمود انصاری بہت ہی ملنسار بامروت، خوش اخلاق انسان گزرے ہیں وہ ہر شخص کی بے حد عزت کرتے تھے اس کے علاوہ جب بھی کوئی ان سے ملتا تو وہ ایسا محسوس کرتا تھا کہ محمود انصاری صاحب سے میرے دیرینہ روابط ہیں صحافتی دنیا میں آج بھی محمود انصاری صاحب کی کمی بہت محسوس کی جاتی ہے صحافتی بے باکی پر این ٹی آر کے دور میں روزنامہ منصف کی تالا بندی بھی کی گئی تھی اور جب سے جناب خان لطیف خان کی عدالت میں روزنامہ منصف کی اشاعت کا اغاز ہوا اردو صحافیوں کے وقار میں نہ صرف اضافہ ہوا بلکہ اردو صحافی احساس کمتری سے بھی ازاد ہوئے اس دور کو اردو صحافیوں کے لیے ایک انقلابی دور کا آغاز کہا جا سکتا ہے انہوں نے تجویز رکھی کہ منصف کے 50 سال ہونے کی مسرت میں روزنامہ منصف کی گولڈن جوبلی تقاریب منائی جانی چاہیے اور صحافیوں کو خان لطیف خان میموریل ایوارڈ دیے جائیں داعی محفل و مدیر ریختہ ڈاکٹر جاوید کمال نے کہا کہ ایماندارانہ صحافت اب بھی زندہ ہے انہوں نے کہا کہ اردو ادبی محفلوں کا انعقاد ایک چیلنج سے کم نہیں ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ بہت کچھ کوششوں کے باوجود اردو والوں کی تعداد بہت ہی کم جمع ہوتی ہے انہوں نے از راہ مزاح کہا کہ مسلسل کوششوں کے باوجود اگر اردو کی محفلوں میں تعداد نہیں بڑھے گی تو وہ اعتکاف بیٹھ جائیں گے انہوں نے اردو میں فلم کے انعقاد کے سلسلے میں چیف ایڈیٹر روزنامہ منصف جناب محمد عبدالجلیل کی خصوصی دلچسپی اور رہبری پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ اردو کے پروگراموں کے لیے جناب محمد عبدالجلیل کی رہبری و رہنمائی قابل ستائش ہے انہوں نے کہا کہ انسانی گفتگو پہلے اشارہ اشاروں میں ہوا کرتی تھی پتھروں پر پتوں پر اور درختوں کی چھالوں پر لکھا جانے لگا پھر کسی کو کچھ کہنا ہوتا تو وہ اپنی بات ایک منادی کے ذریعے اعلان کرواتا تھا پھر تحریر آئی ایڈوانس ٹکنالوجی آئی اور اب موجودہ صورتحال جو ہے وہ سب کے سامنے ہے سینیئر صحافی جناب کے این واصف نے کہا کہ 2000ء کے بعد اردو صحافت میں کافی نقاہت محسوس کی جانے لگی ہے جسے دور کرنا وقت کا تقاضا ہے سینیئر صحافی جناب اکبر علی خاں احسن نے کہا کہ صحافت ایک مقدس پیشہ ہے موجودہ حالات اور کافی دباؤ کے باوجود اردو صحافی اپنے خدمات انجام دے رہے ہیں جو لائق ستائش ہیں انہوں نے کہا کہ لوگوں نے اردو اخبارات پڑھنا چھوڑ دیے ہیں جو مناسب بات نہیں ہر اردو والے کو چاہیے کہ وہ اردو اخبار ضرور خریدے صحافی و شاعر جناب سعد اللہ خان سبیل نے کہا کہ سوشل میڈیا پر من گھڑت باتیں آتی ہیں جب تک کسی بات کی تصدیق نہ ہو اس طرح کی باتوں کو فارورڈ کرنے سے گریز کرنا چاہیے انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا بہت زیادہ مقبول ہونے کے باوجود پرنٹ میڈیا کی اہمیت و افادیت اب بھی باقی ہے انہوں نے کہا کہ پرنٹ میڈیا میں غلطیاں دیکھنے میں آتی ہیں جو کہ کام کرنے والوں کی زبان و بیان سے عدم واقفیت اور کم علمی کی بنیاد پر ہی سمجھی جا سکتی ہیں سینیئر صحافی اور ماہر تعلیم جناب محمد حسام الدین ریاض نے کہا کہ اردو کی محفلوں کے انعقاد سے متعلق ڈاکٹر جاوید کمال کی دلچسپی قابل ستائش ہے مولانا صوفی مظفر علی ابوالعلائی نے کہا کہ ڈاکٹر جاوید کمال اختراعی صلاحیتوں کے حامل ہیں وہ وقفے وقفے سے اردو کے پروگرام کسی نہ کسی عنوان کے تحت منعقد کرتے ہیں جناب ابومسعود عبدالغنی سابق تحصیلدار محبوب نگر نے کہا کہ اقتدار کے ایوانوں میں مظلوموں کی اواز صحافت کے ذریعے ہی پہنچتی ہے انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ خبر کو سچائی کے ساتھ پیش کیا جائے سنسنی پیدا کرنے سے عام بے چینی پیدا ہو جاتی ہے انہوں نے کہا کہ بریکنگ نیوز کے چکر میں من گھڑت اور غیر مصدقہ باتیں عوام میں پھیلتی جا رہی ہیں جس کا صحافت بالخصوص سوشل میڈیا سے عوام کا اعتبار اٹھ جانا یقینی ہو گیا ہے اس موقع پر صحافیات راسیہ نعیم ہاشمی اور انجم کا محترمہ گل رانا نے تعارف کرایا اور وہ بھی چینل کے آصف علی کا پیام جناب واجد محی الدین نے سنایا سینیئر صحافی محترمہ راسیہ نعیم ہاشمی نے صحافت سے متعلق انشاء اللہ پڑھا ڈاکٹر اسماء انجم نے بھی مخاطب کیا صدر بزم جوہر ڈاکٹر روبینہ شبنم میں کہا کہ پہلے صحافی خبروں کو ڈھونڈا کرتے تھے اور آج خبریں صحافیوں کو ڈھونڈ رہی ہیں انہوں نے کہا کہ اردو زبان کو زندہ جاوید رکھنے کے لیے ڈاکٹر جاوید کمال کی کوششیں قابل ستائش ہیں ممتاز و معروف مزاحیہ اور سنجیدہ شاعر جناب لطیف الدین لطیف نے شکریہ ادا کیا اور ایک مزاحیہ غزل بھی سنائی ڈاکٹر راسیہ نعیم ہاشمی اور ڈاکٹر اسماء انجم صاحبہ کے علاوہ جناب ایم اے ماجد، ڈاکٹر فاضل حسین پرویز، جناب کے این واصف، ڈاکٹر سید مصطفی علی سروری، جناب محمد حسام الدین ریاض، صوفی سلطان شطاری کی شال پوشی کی گئی اور یادگاری مومنٹوس دیے گئے اس موقع پر جناب سید مجیب اللہ حسینی، جناب محمد ظہور الدین صدر نشین سکندر آباد کو آپریٹو بینک ،، جناب جبار فرید درانی سابق آڈیٹر اے جی آفس، جناب غوث ارسلان، جناب بصیر خالد، جناب عبدالحفیظ حکیم، جناب علی الدین، جناب منظور احمد، جناب سیف الدین، جناب آتش حیدرابادی، ڈاکٹر معین امر بمبو، محترمہ مجیب النساء محترمہ زبیدہ بیگم، محترمہ واجدہ سلطانہ، ڈاکٹر فہمیدہ بیگم، محترمہ عصمت بیگم اردو پنڈت اور دوسرے موجود تھے۔

اہل بھالکی اپنے بچوں کا داخلہ اردو اسکولوں میں کرائیں، نئے شعراء اور ادیب کی تربیت کا اہتمام کرنے کی اپیل

کرناٹک اردو اکادمی کے کل ہند مشاعرہ کا صدارتی خطاب

بیدر۔ 27 ستمبر۔ (راست) کرناٹک اردو اکادمی کے کل ہند مشاعرے میں شاعر و ادیب، افسانہ نگار، خاکہ نگار اور کئی کتابوں کے مصنف جناب محمد یوسف رحیم بیدری نے صدارتی خطبہ دیا۔ اس خطبہ میں بہت سے امور زیر بحث آئے ہیں، جن کا تعلق اردو زبان کی ترقی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) حیدرآباد کا سیٹلائٹ کیمپس، بھالکی کے اردو اسکول، شعراء اور بھالکی کی تاریخ سے ہے۔ 26 ستمبر 2026ء بروز ہفتہ کو دیا گیا محمد یوسف رحیم میرؔ بیدری کا صدارتی خطبہ ملاحظہ کیجئے۔ ہمارے ہر دلعزیز سیاسی قائد جناب ایشور کھنڈرے صاحب، وزیر دیہی ترقیات اور پنچایت راج و ضلع انچارج وزیر، قومی صدر آل انڈیا ویر شیوا لنگایت مہاسبھا، محترم مہمانان خصوصی مولانا جلال الدین صاحب قاسمی امام جامع مسجد بھالکی، مولانا عبدالغفور رضوی امام مسجد گڑھی بھالکی، جناب سلیم الدین چودھری صاحب صدر مدرسہ مفتاح العلوم بھالکی، جناب جے راج پترے صاحب صدر جرنلسٹ اسوسی ایشن بھالکی، جناب شیخ عبدالنصیر صاحب چیرمین عیدگاہ کمیٹی و صدر سٹی کانگریس بھالکی، جمیع شعرائے کرام، مقامی منتظمین، مشاعرے کے قابل فخر کنوینر جناب محمد امین الدین صاحب۔ یہ مسرت کی بات ہے کہ کرناٹک اردو اکادمی کے ارباب مجاز خصوصاً چیرمین مفتی محمد علی قاضی مصباحی صاحب اور رجسٹرار ایس اعجاز پاشاہ و جمیع اراکین خصوصاً محمد امین الدین صاحب رکن کرناٹک اردو اکادمی نے بھالکی شہر میں کل ہند مشاعرہ کا اہتمام کیا۔ لہٰذا مذکورہ تمام ذمہ داران ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ واقعی ایک یادگار مشاعرہ اہل بھالکی نے سنا۔ جس کیلئے اہل بھالکی بھی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے مشاعرہ سننے کے لئے اپنا قیمتی وقت دِیا۔ خدا کرے یہ ذوق وشوق اور بڑھے، کل ہند مشاعرے بھالکی کی سرزمین پر آئندہ بھی ہوتے رہیں۔ کرناٹک اردو اکادمی کا تعلق حکومت کرناٹک کی وزارت اقلیتی بہبود سے ہے۔ محکمہ اقلیتی بہبود کے فاضل وزیر یوٹی قادر صاحب ہیں۔ انھوں نے بنگلور میں 26 ستمبر 2026 یعنی آج ہفتہ سے پانچ روزہ ”کرناٹک پرووو 2026-“ شروع کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ بھی بتایا جارہا ہے کہ اس پرووو کے ذریعہ اقلیتی برادری کے دستکاروں، ہنرمندوں اور فن کاروں کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ روایتی دستکاری، فنون اور تہذیبی ورثے کو وسیع سطح پر متعارف کرانا ہے۔ بنگلور کے پیالیس گراؤنڈ میں یہ ”پرووو“ آج سے 30 ستمبر تک جاری رہے گا۔ جناب یوٹی قادر نے بتایا کہ ودھان سودھا کے روبرو ’اردو ہبا‘ منعقد کرنے کے اقدامات کئے جائیں گے تاکہ اردو زبان، ادب، تہذیب اور ثقافت کو عوام کے سامنے پیش کرنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ کرناٹک اردو اکادمی کے سالانہ ایوارڈ کے انتخاب کے لئے ماہرین پر مشتمل تین رکنی کمیٹی تشکیل دینے کی تجویز بھی ان کے ہاں زیر غور ہے۔ میں ریاست کرناٹک کا باشندہ اور اردو کا ادنیٰ شاعر و ادیب ہونے کے ناطے وزیر اقلیتی بہبود، وقف و حج اور صحت و خاندانی بہبود جناب یوٹی قادر صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ کرناٹک اردو اکادمی کو دوبارہ محکمہ کنڑا اینڈ کلچر میں شامل کرنے کیلئے بھی کمیٹی تشکیل دیں۔ سابق میں کرناٹک اردو اکادمی محکمہ کنڑا اینڈ کلچر سے وابستہ رہی۔ بی جے پی کے دور حکومت میں اس کو وزارت اقلیتی بہبود میں شامل کیا گیا تھا۔ اس کو دوبارہ محکمہ کنڑا اینڈ کلچر میں واپس لے جانا بھی ہم تمام کی ذمہ داری ہے۔ خصوصاً وزیر اقلیتی بہبود یوٹی قادر صاحب اس طرف توجہ دیں گے۔ یہ اسلئے کہا جارہا ہے کہ اقلیتوں کی علیحدہ سے زبان ہوسکتی ہے مگر ریاست کرناٹک میں ہمارا کلچر مشترک کلچر ہے، ہم سب قطعہ دکن سے وابستہ ہیں اور کنڑیگا ز ہیں۔ اکادمی کی کنڑا اینڈ کلچر میں واپسی ضروری ہے۔ میں ذرا سا اپنی بابت بتادوں کہ میرا تعلق اسی تعلقہ بھالکی سے ہے۔ الوائی میرا آبائی وطن ہے جو بھالکی سے 42 کیلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ جب کہ یہاں سے 5.7 کیلومیٹر پر واقع بھاتمبرہ میرا ننھیال ہے اور جس بیدر مستقر سے میں تعلق رکھتا ہوں وہ میری کرم بھومی اور میرا اسسرال ہے۔ اردو کے صحافی اور اردو شاعر جناب قیصر رحمن مرحوم کا تعلق بھی بھالکی کے موضع مہکر سے تھا۔ شاہین ادارہ جات کے بانی عبدالقدیر کا تعلق بھی بھالکی کے ہپلہ سے ہے۔ اسی طرح ضلع کانگریس کمیٹی بیدر کے نونامزد سیاسی شخصیت عبدالمنان سیٹھ اور ہمارے شاعر عبدالحنان سیٹھ کا آبائی وطن بھالکی تعلقہ کا موضع ہپلہ ہی ہے۔ بھالکی کا اپنا تاریخی رول 1857ء کی جنگ آزادی اور اس سے قبل بھی رہا ہے۔ یہاں کا بھالکیشورمندر کافی مشہور رہا ہے۔ 12 رویں صدی کی بھکتی تحریک کے ایک رہنما ”کمبارا گنڈیا“ کا تعلق بھی اسی علاقے سے ہونے کی بات بتائی جاتی ہے۔ بھالکی کا رنجہ ندی اور اس پر بنائے گئے ڈیم کی بنا پر ہمیشہ سرخیوں میں رہا ہے۔ بھالکی تعلیمی لحاظ سے ترقی کرنے والا قطعہ ہے۔

ورقِ تازہ

29 Sept. 2026

ادار یہ

مطالعہ کی عادت

آج ہم جس دور میں جی رہے ہیں، اس کی رفتار بہت تیز ہو چکی ہے۔ صبح آنکھ کھلنے سے لے کر رات سونے تک ہماری نظریں کسی نہ کسی اسکرین پر جمی رہتی ہیں۔ موبائل، ٹیبلٹ اور انٹرنیٹ نے ہماری زندگی کو بہت آسان اور رنگین بنا دیا ہے۔ دنیا بھر کی خبریں اور معلومات پلک جھپکتے ہی ہماری انگلیوں کے اشارے پر سامنے آجاتی ہیں۔ اس تیز رفتاری نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے، لیکن ہم سے ہمارا ایک بہت قیمتی ساتھی چھین لیا ہے، اور وہ ساتھی مطالعے کی عادت ہے۔ مطالعہ صرف موٹی موٹی کتابیں پڑھنے کا نام نہیں ہے۔ یہ اخبارات، رسائل، معلوماتی مضامین اور دنیا کے حالات جاننے کا ایک مسلسل عمل ہے۔ ایک وقت تھا جب گھروں میں صبح کا آغاز اخبار پڑھنے سے ہوتا تھا اور دوپہر یا شام کے وقت لوگ رسالے یا کوئی معلوماتی تحریر پڑھتے نظر آتے تھے۔ اب ان سب چیزوں کی جگہ موبائل کی چھوٹی سی اسکرین نے لے لی ہے۔ بچے ہوں یا بڑے، سبھی فرصت کا وقت سوشل میڈیا پر گزارنا پسند کرتے ہیں، جہاں رنگ اور آوازیں تو بہت ہیں، لیکن سوچنے اور سمجھنے کے لیے کچھ خاص نہیں ہوتا۔ ہمیں یہ بات سمجھنی ہوگی کہ موبائل اور انٹرنیٹ ہمیں صرف معلومات دے سکتے ہیں، علم نہیں۔ معلومات ایک کچا مواد ہے، جسے جب تک سوچ اور سمجھ کی بھٹی میں نہ پکایا جائے، وہ علم نہیں بنتا۔ مطالعہ انسان کو سوچنے کا ہنر سکھاتا ہے۔ جب ہم کوئی تحریر پڑھتے ہیں، تو ہمارا ذہن ان الفاظ کی تصویریں بناتا ہے، ہم کرداروں کے ساتھ چلتے ہیں اور نت نئے خیالات سے روشناس ہوتے ہیں۔ یہ عمل انسان کے اندر گہرائی اور ٹھہراؤ پیدا کرتا ہے، جو آج کی تیز رفتار دنیا میں کہیں کھو گیا ہے۔ پڑھنے کی عادت انسان کی شخصیت کو خاموشی سے تراشتی ہے۔ چاہے وہ تاریخ کا کوئی ورق ہو، سائنس کی کوئی تحریر ہو، یا دنیا کے کسی دور دراز علاقے کی کہانی، ہر تحریر پڑھنے والے کے ذہن میں ایک نیا دریچہ کھولتی ہے۔ مطالعے سے انسان کے اندر دوسروں کے دکھ درد کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھے بیٹھے دنیا کے مختلف زمانوں اور قوموں کے ساتھ ایک انوکھا رشتہ قائم کر لیتا ہے، اور یہی رشتہ اسے ایک بہتر اور باشعور انسان بناتا ہے۔ آج کل بچوں کو مطالعے کی طرف راغب کرنا والدین کے لیے ایک بہت بڑا امتحان بن چکا ہے۔ بچے اسکرین کی چمک دمک میں اس قدر کھو چکے ہیں کہ انہیں کاغذ پر چھپے کالے حروف بہت پھیکے اور بے جان لگتے ہیں۔ والدین اکثر شکایت کرتے ہیں کہ ان کے بچے پڑھنے میں بالکل دلچسپی نہیں لیتے۔ لیکن ہمیں خود سے یہ سوال ضرور پوچھنا چاہیے کہ کیا ہم نے اپنے بچوں کو پڑھنے کا ماحول فراہم کیا ہے؟ کیا ہمارے گھروں میں اخبار، رسالے یا معلوماتی تحریریں موجود ہوتی ہیں جنہیں دیکھ کر بچوں کے دل میں انہیں اٹھانے کا شوق پیدا ہو؟ بچے نصیحتوں سے زیادہ عمل سے سیکھتے ہیں۔ وہ گھر میں جو کچھ دیکھتے ہیں، اسی کی نقل کرتے ہیں۔

والدین کو بچوں کے ساتھ بیٹھ کر مطالعہ کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ انہیں یہ مت کہیں کہ جاؤ جا کر پڑھو، بلکہ ان کے ساتھ مل کر کوئی دلچسپ تحریر یا کہانی پڑھیں۔ جب ماں باپ اپنے بچوں کے ساتھ مل کر کوئی معلوماتی بات پڑھتے ہیں اور پھر اس پر آپس میں بات چیت کرتے ہیں، تو بچے کے لیے پڑھنا کوئی بوجھ نہیں رہتا بلکہ ایک مزیدار مشغلہ بن جاتا ہے۔ رات کو سونے سے پہلے یا دن کے کسی بھی حصے میں چند منٹ نکال کر بچوں کے ساتھ کچھ نیا اور دلچسپ پڑھنا ان کی ذہنی نشوونما کے لیے جادو کا اثر رکھتا ہے۔ گھر میں مطالعے کی چیزوں کے لیے ایک مخصوص اور نمایاں جگہ ہونی چاہیے۔ یہ کوئی بہت بڑی یا مہنگی الماری ہونا ضروری نہیں۔ ڈرائنگ روم یا بچوں کے کمرے میں ایک چھوٹا سا ریک یا میز بھی ہو سکتی ہے جہاں اخبارات، رسالے، معلوماتی کتابچے اور بچوں کی دلچسپی کا مواد سلیقے سے رکھا ہو۔ مقصد یہ ہے کہ پڑھنے کا مواد بچوں کی نظروں کے سامنے اور ان کی پہنچ میں ہو۔ جو چیز نظر کے سامنے رہتی ہے، انسان کا دل خود بخود اسے اٹھانے اور دیکھنے کو کرتا ہے۔ جب ہم گھر میں پڑھنے کی چیزوں کو اہمیت دیتے ہیں، تو ہم دراصل اپنے بچوں کے ذہنوں میں علم کی عزت اور قدر بٹھا رہے ہوتے ہیں۔ اگر گھر کی ترتیب میں مطالعے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوگی، تو بچوں کی زندگی میں بھی اس کی کوئی جگہ نہیں بنے گی۔ الماریوں کے اندر چھپا کر یا اونچی جگہوں پر رکھا گیا مواد بچوں کی کسی کام کا نہیں ہوتا۔ اسے وہاں ہونا چاہیے جہاں بچہ چلتے پھرتے اسے دیکھ سکے، اس کے صفحات پلٹ سکے اور تصاویر دیکھ کر اس کے اندر چھپے حروف کو پڑھنے کی کوشش کرے۔ مطالعے کی عادت صرف نصابی تعلیم تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ اسکول یا کالج کا نصاب امتحان پاس کرنے کے لیے تو ضروری ہے، لیکن زندگی کے امتحانات پاس کرنے کے لیے عمومی مطالعہ بہت کام آتا ہے۔ دنیا کے حالات، مختلف معاشروں کی کہانیاں، کامیاب لوگوں کے حالاتِ زندگی اور نت نئی ایجادات کے بارے میں پڑھنا بچوں کے ذہن کو وسیع کرتا ہے۔ انہیں یہ سمجھانا ضروری ہے کہ پڑھنا صرف نمبر لینے کا نام نہیں، بلکہ دنیا کو جاننے اور اپنے آپ کو بہتر بنانے کا ایک خوبصورت راستہ ہے۔ آج کے دور میں جہاں ہر طرف سے معلومات کا ایک سیلاب آ رہا ہے، یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ۔ جو نسل مطالعے سے دور ہوتی ہے، اسے کوئی بھی آسانی سے بے وقوف بنا سکتا ہے اور اس کی سوچ کو اپنی مرضی سے موڑ سکتا ہے۔ اس کے برعکس مطالعہ کرنے والا ذہن ہر چیز کو پرکھتا ہے، مختلف زاویوں سے سوچتا ہے اور پھر کسی نتیجے پر پہنچتا ہے۔ مطالعہ انسان کو ذہنی غلامی سے بچاتا ہے اور اسے ایک آزاد اور باشعور شہری بناتا ہے۔ معاشرے کی ترقی کا سارا دارومدار اس بات پر ہے کہ اس کے لوگ کتنا سوچتے اور سمجھتے ہیں۔ سڑکیں، عمارتیں اور پل تو بن ہی جاتے ہیں، لیکن اگر قوم کے ذہن خالی ہوں تو وہ ترقی کھوکھلی ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے گھروں، محلوں اور شہروں میں مطالعے کی اس روٹھی ہوئی عادت کو واپس لانا ہوگا۔ اخبارات، رسائل اور معلوماتی مواد کو دوبارہ اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنانا ہوگا تاکہ ہماری آنے والی نسلیں صرف مشینوں کی طرح کام کرنے والی نہ بنیں، بلکہ ان کے اندر احساس اور شعور زندہ رہے۔ یہ ایک بہت بڑی معاشرتی ذمہ داری ہے جسے ہم سب کو مل کر اٹھانا ہے۔ ہمیں اسکرین کے اس سحر کو توڑنا ہوگا جس نے ہمارے ذہنوں کو سن کر دیا ہے۔ دن بھر کے چوبیس گھنٹوں میں سے کم از کم آدھا گھنٹہ اپنے لیے اور اپنے بچوں کے لیے ضرور نکالیں جس میں موبائل یا ٹی وی کے بجائے صرف حروف اور الفاظ سے رشتہ جوڑا جائے۔ یہ تھوڑا سا وقت ہماری اور ہمارے بچوں کی سوچ میں وہ تبدیلی لا سکتا ہے جو کوئی مہنگی سے مہنگی چیز نہیں لا سکتی۔

روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
29 Sept. 2026

امیز فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ’ہندی میری جان-2‘ کا پروقار انعقاد

بیرونِ ملک اردو اور ہندی ادب کی نمایاں خدمات کے لیے عتیق انظر کو ’امیز ایوارڈ-2026‘

نئی دہلی: ۲۸ستمبر (پریس ریلیز) فن، ثقافت اور زبان و ادب کے تحفظ و فروغ کے لیے سرگرم تنظیم ’امیز فاؤنڈیشن‘ کی جانب سے ہندی پکھواڑے کے موقع پر قومی زبان ہندی کا جشن ’ہندی میری جان-2‘ منعقد کیا گیا۔ انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں منعقد ہونے والی اس یادگار تقریب کا اہم ترین حصہ آل انڈیا مشاعرہ و کوی سمیلن تھا، جس میں ملک بھر سے تشریف لانے والے ڈھائی درجن سے زائد نامور شعرا اور شاعرات نے اپنے کلام سے سماں باندھ دیا۔ تقریب کے دوران زبان، ثقافت، ادب اور صحافت کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی بعض اہم شخصیات کو ’امیز ایوارڈ-2026‘ سے سرفراز کیا گیا۔ بین الاقوامی ادبی خدمات کے زمرے میں، ہندی اور اردو ادب کے فروغ اور اشاعت کے لیے قطر میں مقیم معروف شاعر، قلم کار اور کاروانِ اردو قطر کے بانی صدر عتیق انظر کو اعزاز پیش کیا گیا۔ صحافت کے میدان میں غیر معمولی قیادت اور نمایاں خدمات کے اعتراف میں ’بھارت ایکسپریس‘ کے چیف منیجنگ ڈائریکٹر اور چیف ایڈیٹر اپیندر رائے کو اعزاز دیا گیا۔ زبان و ثقافت کے تحفظ اور خدمات کے لیے انجمن محبانِ اردو، تلنگانہ کے بانی صدر سید مسکین احمد (حیدرآباد) اور ’ادب کی محفل ثقافتی سمیتی‘ (اندور) کے بانی ہیمنت گٹانی اور اشرف غوری کو ایوارڈ دیا گیا۔ فن اور ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ میں مسلسل خصوصی تعاون کے اعتراف میں ممبئی کے معروف تاجر ایم۔ اے۔ حسین کو ’آرٹ پروموشن ایوارڈ‘ پیش کیا گیا۔ تقریب کے ایک خصوصی اجلاس میں معروف شاعرہ ڈاکٹر اُروشی اگروال اُروی کے پانچویں غزلیہ مجموعے ’صرف تمہاری‘ کا اجرا بھی عمل میں آیا۔ معروف شاعر ڈاکٹر بدھی ناتھ مشرا، مشہور گیت کار یش مالویہ، معروف شاعر پون کمار اور آلوک اوِرل سمیت اسٹیج پر موجود معزز مہمانان اور اہلِ قلم نے کتاب کی رونمائی کی اور ڈاکٹر اُروی کے شعری سفر اور ان کی حساس شعری طبیعت کی ستائش کی۔ اس باوقار تقریب کی صدارت معروف کوی ڈاکٹر بدھی ناتھ مشرا اور مشہور گیت کار یش مالویہ نے کی۔ اتر پردیش حکومت کے سابق وزیر اور راشٹریہ لوک دل کے پارلیمانی بورڈ کے رکن اشوک یادو اور وزارتِ دیہی ترقی، حکومتِ ہند میں تعینات سینئر آئی اے ایس افسر اور معروف شاعر پون کمار مہمانِ خصوصی تھے۔ ادیب اور شاعر آلوک اوِرل نے معزز مہمان کی حیثیت سے اسٹیج کی رونق بڑھائی۔ ان کے علاوہ بھارتیہ صوفی فاؤنڈیشن کے قومی صدر، معروف ادبی ادارے غزل اکیڈمی کے سکریٹری اور گلوبل نیوز کے مدیر کشش وارثی اور مہان وادی پارٹی کے قومی صدر ہریش لودھی راجپوت مہمانِ اعزازی کے طور پر تقریب میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ بڑی تعداد میں ادب و ثقافت سے وابستہ معزز شخصیات نے تقریب کی رونق میں اضافہ کیا۔ پروگرام کے آرگنائزر راگھویندر دویدی اور کنوینر شاہد انجم نے اپنے استقبالیہ کلمات میں ’ہندی میری جان‘ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ امیز فاؤنڈیشن کا مقصد زبانوں کے درمیان موجود فاصلے کو کم کر کے گنگا جمنی تہذیب کو مضبوط بنانا ہے۔ کو آرگنائزر رندھی ترپاٹھی نے مہمانوں کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ سینئر صحافی اور شاعرہ دامنی یادو نے مہمانوں کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور اعزاز حاصل کرنے والی شخصیات کے توصیفی اسناد بھی پڑھ کر سنائے۔ پروگرام کی نظامت ملک کے معروف شاعر اور صحافی معین شاداب نے اپنے منفرد انداز میں کی۔ ان کی دلکش نظامت نے دیر رات تک سامعین کو اپنے سحر میں باندھے رکھا اور محفل میں خوب سماں باندھا۔ مشاعرے اور کوی سمیلن میں ڈاکٹر بدھی ناتھ مشرا، یش مالویہ، آلوک اوِرل، کنور رنجیت چوہان، وجے تیواری، راس بہاری پانڈے، ڈاکٹر ماجد دیوبندی، عتیق انظر، شکیل جمالی، شاہد انجم، شکیل اعظمی، عزم شاکری، پروفیسر رحمان مصور، معین شاداب، الطاف ضیا، انور کمال، کشش وارثی، انس فیضی، سالم سلیم، فیروز خان مرادآبادی، امجد آتش، معراج بجنوری، ابھیشیک تیواری، عمر اظہار، ملک رضوان، ڈاکٹر اروشی اگروال ’اُروی‘، چاندنی پانڈے، مادھوری مسکان شرما، زرین صدیقی اور شارقہ ملک نے اپنا کلام پیش کیا اور سامعین سے خوب داد وصول کی۔

گیانیش کمار جمہوریت پر لگا بڑا داغ، فوری عہدے سے برخاست کر کے گرفتار کیا جائے

بدعنوان چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف کانگریس پارٹی کا ریاست بھر میں زبردست احتجاج

ممبئی: ۲۸ستمبر (نامہ نگار): ووٹر فہرستوں میں ہیرا پھیری کر کے جمہوریت کا قتل کرنے والے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف کانگریس پارٹی نے جارحانہ رخ اختیار کیا ہے۔ آج ریاست بھر میں ضلع کلکٹر دفاتر کے سامنے کانگریس پارٹی کی جانب سے مارچ نکال کر احتجاج کیا گیا۔ امراوتی میں گیانیش کمار کے پتلے کو گدھے پر رکھ کر جلوس نکالا گیا، جبکہ تھانے میں گیانیش کمار کے پتلے سے علامتی طور پر اٹھک بیٹھک کروا کر احتجاج درج کرایا گیا۔ پونے، کولہاپور، سولاپور، ناسک، ناگپور سمیت ریاست کے تمام اضلاع میں احتجاجی مارچ نکالے گئے۔ اس دوران ضلع کلکٹروں کو میمورنڈم پیش کر کے گیانیش کمار کو فوری طور پر ملازمت سے برخاست کر کے گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ کولہاپور میں قانون ساز کونسل میں کانگریس پارٹی کے گروپ لیڈر اور سابق وزیر رکن اسمبلی ستیج عرف بنٹی پاٹل کی قیادت میں، سولاپور میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی رکن رکن پارلیمنٹ پرنیتی شندے، امراوتی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی رکن اور سابق وزیر ایڈووکیٹ یشومتی ٹھاکر اور رکن پارلیمنٹ بلونت وانکھڑے، چھترپتی سمبھاجی نگر میں رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے، چندرپور میں رکن پارلیمنٹ پرتیبھا دھانورکر، ناندیڑ میں رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان، لاتور میں رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر شیواجی کالگے اور تھانے میں سابق رکن پارلیمنٹ کمار کیتکر کی اہم موجودگی میں احتجاج کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی پونے، ناسک، بیڑ، لاتور، رتناگیری، سندھودرگ، رائے گڑھ، دھاراشیو، ایوت محل، ہنگولی، جالنہ، پربھنی، پال گھر، نندوربار، بھنڈارا، اکولہ سمیت ریاست کے تمام اضلاع میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف ’الگار مارچ‘ نکالا گیا۔ ان احتجاجات میں پارٹی کے سینئر لیڈران، سابق وزراء، ارکان اسمبلی، ارکان پارلیمنٹ، ضلعی صدور کے ساتھ ہی یوتھ کانگریس اور خواتین کانگریس کے عہدیداران و کارکنان بڑی تعداد میں موجود رہے۔ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے الیکشن کمیشن کے بدعنوان طریقۂ کار کو بے نقاب کیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا تھا کہ ووٹر فہرستوں میں گھپلے کر کے برسر اقتدار بی جے پی کو فائدہ پہنچانے کے لیے کام کیا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی نے ثبوتوں کے ساتھ الیکشن کمیشن کے کام کاج کی قلعی کھولی تھی۔ اس کے بعد دو الیکشن کمشنروں نے ہی تحریری اعتراضات درج کر کے گیانیش کمار کے مبینہ بدعنوان طریقۂ کار کو بے نقاب کیا ہے۔ اس سے راہل گاندھی کی جانب سے کیے گئے انکشافات کی تصدیق ہوئی ہے، کانگریس پارٹی نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کانگریس پارٹی نے الزام لگایا ہے کہ گیانیش کمار بی جے پی حکومت کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن کر من مانی طریقے سے کام کر رہے ہیں۔ گیانیش کمار کے مبینہ بدعنوان طریقۂ کار کے باعث الیکشن کمیشن کی ساکھ خطرے میں پڑ گئی ہے اور جمہوریت و آئین کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ کانگریس پارٹی نے دعویٰ کیا ہے کہ ایس آئی آر کے ذریعے ملک بھر میں 13 کروڑ ووٹروں کے نام حذف کیے گئے ہیں۔ گیانیش کمار کا عہدے پر برقرار رہنا جمہوریت کے لیے نقصان دہ ہے، یہ الزام بھی کانگریس پارٹی نے عائد کیا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹا کر ان کے خلاف سخت کارروائی کیے جانے تک کانگریس پارٹی کی جدوجہد جاری رہے گی۔ کانگریس پارٹی نے اس موقع پر یہ انتباہ بھی دیا کہ اس احتجاج کو مزید تیز کیا جائے گا۔

ضلع پریشد اردو مڈل اسکول میں تقریبِ تقسیم انعامات

اکولہ: ۲۸ستمبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ ضلع کے تلہارا تعلقہ کے بیل کھیڑ گاؤں میں واقع ضلع پریشد اردو مڈل اسکول، میں طلبہ کی حوصلہ افزائی اور ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے مقصد سے ایک پُروقار تقریبِ تقسیم انعامات کا انعقاد عمل میں آیا۔ گزشتہ دنوں جماعت ششم تا ہشتم کے طلبہ کے لیے عرفان ظفر قریشی سر کی جانب سے مختلف النوع سوالات پر مشتمل ایک دلچسپ تعلیمی ٹاسک دیا گیا تھا۔ قرعہ اندازی کے ذریعے منتخب کی جانے والی چٹھیوں پر موجود موضوعات کے طلبہ نے جوابات دیے۔ اس انعامی مقابلے میں مجموعی طور پر 30 طلبہ نے حصہ لیا، جن میں اول، دوم اور سوم پوزیشن کے علاوہ Top 5 طلبہ کا بھی انتخاب عمل میں آیا۔ مقابلے میں اول پوزیشن نیلو پروین شیخ گلاب، دوم پوزیشن نگارش تبسم شیخ شباب اور سوم پوزیشن ماہین پروین عبدالامیر نے حاصل کی۔ اسی طرح سعدیہ پروین، شیزہ ادین، الشبہ زرین، عفیفہ فاطمہ اور عائشہ صدف نے بالترتیب Top 5 میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ تقریب کی صدارت یاسین ملک صاحب نے فرمائی، جب کہ پرویز قاضی سر، ندا باجی، صفیہ باجی اور آسیہ باجی نے بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ تقریب کی نظامت کے فرائض عرفان ظفر قریشی نے انجام دیے۔ مقابلے میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے تمام طلبہ کو شیلڈ، میڈل اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ اس موقع پر عرفان ظفر قریشی نے اپنے خطاب میں طلبہ کو اسکول کی مختلف سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی اور تعلیمی مقابلوں میں دلچسپی لے کر اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کی ترغیب دی۔ یاسین ملک صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں اسکول میں منعقد ہونے والی ایسی سرگرمیوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے مقابلے طلبہ میں خود اعتمادی، مسابقتی جذبے اور تعلیمی دلچسپی کو فروغ دیتے ہیں۔

بی جے پی کے سابق رکن اسمبلی نریندر پوار کی مشکلات میں اضافہ

بھیونڈی عدالت نے اجتماعی زیادتی کے معاملے میں پیشگی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی، گرفتاری کا امکان بڑھ گیا

بھیونڈی :۲۸ستمبر (شارف انصاری):- مہاراشٹر کے بھیونڈی تعلقہ کے باپ گاؤں میں واقع ایک فارم ہاؤس میں مبینہ اجتماعی زیادتی کے معاملے میں بی جے پی کے سابق رکن اسمبلی نریندر پوار کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ بھیونڈی کی عدالت نے نریندر پوار کی جانب سے دائر کی گئی پیشگی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ اس فیصلے کے بعد اب پولیس کی جانب سے ان کی گرفتاری کا امکان بڑھ گیا ہے۔ اس معاملے میں 22 سالہ ایک شادی شدہ خاتون نے پڑگھا پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی تھی۔ شکایت کی بنیاد پر نریندر پوار اور برطرف پولیس اہلکار شیلیش پاٹل کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس دونوں کی تلاش کر رہی ہے۔ گرفتاری سے بچنے کے لیے نریندر پوار نے بھیونڈی کی ایڈیشنل سیشن عدالت میں پیشگی ضمانت کی درخواست دائر کی تھی۔ اس سے قبل عدالت نے انہیں عبوری راحت دینے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ سماعت کے دوران پولیس نے عدالت کو بتایا کہ معاملے کی تفتیش کے لیے نریندر پوار کی گرفتاری ضروری ہے۔ پولیس کی جانب سے عدالت کو بتایا گیا کہ فارم ہاؤس سے سی سی ٹی وی کا ڈی وی آر غائب ہے۔ اس کے علاوہ مبینہ واقعے میں استعمال کی گئی گاڑی سمیت دیگر اہم شواہد کی بھی جانچ کی جانی ہے۔ پولیس نے ان شواہد کو تفتیش کے لیے اہم قرار دیا۔ دوسری جانب نریندر پوار کے وکیل نے ان پر لگائے گئے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے عدالت میں دفاع پیش کیا۔ مبینہ طور پر شکایت کنندہ خاتون کے ساتھ ہوئی چیٹ بھی دفاع کی جانب سے عدالت کے سامنے پیش کی گئی۔ نریندر پوار پہلے بھی اپنے خلاف لگائے گئے الزامات سے انکار کر چکے ہیں۔ اب عدالت کی جانب سے پیشگی ضمانت کی درخواست مسترد کیے جانے کے بعد پولیس کی آئندہ کارروائی پر سب کی نظریں مرکوز ہیں۔ اس معاملے میں شریک ملزم اور برطرف پولیس اہلکار شیلیش پاٹل کی بھی پولیس تلاش کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ معاملے میں لگائے گئے الزامات ابھی عدالت میں ثابت نہیں ہوئے ہیں اور پولیس کی تفتیش جاری ہے۔

گورے گاؤں میں زہریلی گیس کی زد میں آکر دو نوجوانوں کی موت، معاملہ درج

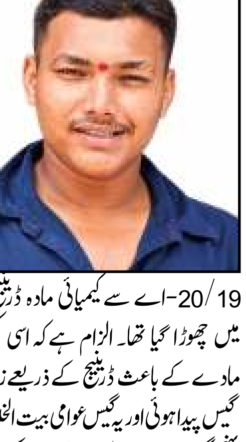

بھیونڈی :۲۸ستمبر (شارف انصاری):- ممبئی کے گورے گاؤں مشرق میں رام مندر احاطے میں واقع عوامی بیت الخلاء میں زہریلی گیس کی زد میں آنے سے دو نوجوانوں کی موت ہوگئی۔ مہلوکین کی شناخت سفالے کے رہنے والے آریان عرف بھاوک انیل دیسائی اور اس کے دوست پربھاکر جگدیش دھیور کے طور پر ہوئی ہے۔ آریان کو ’بھوم پتر ایلگار‘ تنظیم کا فعال کارکن بتایا گیا ہے۔ واقعے کے بعد تنظیم اور سفالے علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق گنیش اتسو کے سلسلے میں گورے گاؤں آئے آریان دیسائی اور پربھاکر دھیور 27 ستمبر کی علی الصبح رام مندر احاطے میں واقع عوامی بیت الخلاء گئے تھے۔ کافی دیر تک دونوں کے واپس نہ آنے پر اہل خانہ اور دیگر افراد نے ان کی تلاش شروع کی۔ دونوں بیت الخلاء کے اندر بے ہوشی کی حالت میں ملے۔ انہیں فوری طور پر جوگیشوری ٹراما اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے دونوں کو مردہ قرار دے دیا۔ واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد موقع پر تحقیقات کی گئی۔ بتایا گیا کہ بیت الخلاء کے آس پاس تیز کیمیائی بو محسوس ہو رہی تھی۔ موقع پر ایک بلی بھی مردہ پائی گئی۔ ابتدائی طور پر شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ زہریلی گیس کی وجہ سے دونوں نوجوانوں کی موت ہوئی۔ شکایت میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ گورے گاؤں مشرق کے شیوشنکر نگر میں واقع گالا نمبر 19/20-اے سے کیمیائی مادہ ڈرینیج لائن میں چھوڑا گیا تھا۔ الزام ہے کہ اسی کیمیائی مادے کے باعث ڈرینیج کے ذریعے زہریلی گیس پیدا ہوئی اور یہ گیس عوامی بیت الخلاء تک پہنچ گئی۔ اس معاملے میں گالا مالک نوین چندر کے۔ چاوڑا، گالا آپریٹر رام دھنی یادو اور متعلقہ ملازمین کے خلاف ونارائی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ متعلقہ افراد کو حراست میں لیے جانے کی اطلاع بھی سامنے آئی ہے۔ تاہم واقعے کی اصل وجہ، زہریلی گیس کی نوعیت اور ڈرینیج میں کس کیمیائی مادے کے اخراج سے یہ گیس بنی، اس کی حتمی تصدیق پولیس اور متعلقہ محکموں کی تحقیقات کے بعد ہی ہو سکے گی۔ بھوم پتر ایلگار تنظیم کی ضلع جنرل سکریٹری ریکھا دھانگڑے، ناری شکتی سربراہ کویتا تُمبڑا، تعلقہ نائب صدر ساکشات مانجریکر، پالگھر یوا شکتی سربراہ نین دھانگڑے اور سوجل دھانگڑے نے پولیس سے اس معاملے میں سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم نے واقعے کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی مانگ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پولیس مکمل تحقیقات کر کے ذمہ داروں کا تعین کرے۔ پولیس اس بات کا بھی پتہ لگا رہی ہے کہ ڈرینیج لائن میں کون سا کیمیائی مادہ چھوڑا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں زہریلی گیس کیسے پیدا ہوئی۔

طالبات کی ’بوتل مائیک‘ رپورٹنگ پر سنیترہ پوار کی فوری توجہ، دور افتادہ اسکول میں استاد مقرر

”ہمیں افسر بننا ہے، آپ بس استاد دے دیجیے“: طالبات کی اپیل کے بعد نائب وزیر اعلیٰ دفتر کی فوری کارروائی

ممبئی، 28 ستمبر: (پریس ریلیز): مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ اور بیڑ ضلع کی نگراں وزیر سنیترہ اجیت پوار نے پیر کو بیڑ ضلع کے کے تحت ہیوَرا پہاڑی میں واقع بھارت رتن ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر آدرش ضلع پریشد پرائمری اسکول کی ننھی طالبات کی جانب سے سوشل میڈیا پر کی گئی ’بوتل مائیک‘ رپورٹنگ کا فوری نوٹس لیا۔ ان طالبات نے پانی کی پلاسٹک بوتل کو مائیک بنا کر اپنی جماعت سے ہی ایک فرضی نیوز بلیٹن پیش کیا تھا۔ اس دوران انہوں نے جذباتی اپیل کرتے ہوئے کہا تھا، ”ہمیں افسر بننا ہے، آپ بس استاد دے دیجیے۔“ طالبات کی اس اپیل پر نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ پوار نے فوری ردعمل ظاہر کیا۔ سنیترہ پوار کی ہدایت کے بعد بیڑ ضلع پریشد کے چیف ایگزیکیٹو آفیسر کے دفتر اور محکمہ تعلیم نے فوری کارروائی کی۔ اعلیٰ افسران کی ہدایت پر استاد شیواجی جوگڈنڈ کو ہیوَرا پہاڑی اسکول میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ دور افتادہ علاقے میں واقع اس اسکول میں گزشتہ کچھ عرصے سے ریاضی، سائنس اور کمپیوٹر جیسے اہم مضامین پڑھانے کے لیے اساتذہ دستیاب نہیں تھے، جس کے باعث طلبہ کی تعلیم متاثر ہو رہی تھی۔ اساتذہ کی کمی کی جانب توجہ مبذول کرانے کے لیے ننھی طالبات نے پانی کی پلاسٹک بوتل کو مائیک کی شکل دے کر اپنی جماعت سے ہی ایک فرضی نیوز بلیٹن پیش کیا تھا۔ طالبات کی یہ جذباتی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوگئی۔ ویڈیو کا فوری نوٹس لیتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ پوار نے بیڑ ضلع انتظامیہ کو اسکول میں اساتذہ کی کمی دور کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت دی، جس کے بعد استاد شیواجی جوگڈنڈ کی تقرری عمل میں آئی۔

”اجیت دادا کی وراثت کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری اب ہم سب کی ہے“: سنیترہ پوار

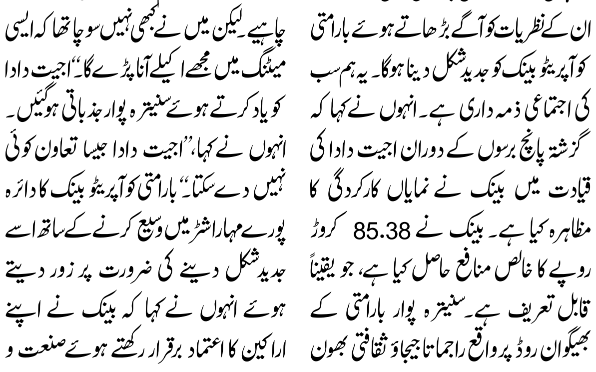

بارامتی: ۲۸ستمبر (پریس ریلیز): نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی قومی صدر اور مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے پیر کو کہا کہ وقت کسی کے لیے نہیں رکتا۔ اس لیے اب آنجہانی اجیت دادا کی چھوڑی ہوئی وراثت اور ان کے نظریات کو آگے بڑھاتے ہوئے بارامتی کوآپریٹو بینک کو جدید شکل دینا ہوگا۔ یہ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ پانچ برسوں کے دوران اجیت دادا کی قیادت میں بینک نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ بینک نے 85.38 کروڑ روپے کا خالص منافع حاصل کیا ہے، جو یقیناً قابل تعریف ہے۔ سنیترہ پوار بارامتی کے بھیگوان روڈ پر واقع راجماتا جیجاؤ ثقافتی بھون میں منعقدہ دی بارامتی کوآپریٹو بینک لمیٹڈ کی 65ویں سالانہ عام میٹنگ سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا، ”کئی برسوں سے سب لوگ مجھ سے کہتے تھے کہ وہنی، آپ کو اجیت دادا کے ساتھ سالانہ عام میٹنگ میں موجود رہنا چاہیے۔ لیکن میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایسی میٹنگ میں مجھے اکیلے آنا پڑے گا۔“ اجیت دادا کو یاد کرتے ہوئے سنیترہ پوار جذباتی ہوگئیں۔ انہوں نے کہا، ”اجیت دادا جیسا تعاون کوئی نہیں دے سکتا۔“ بارامتی کوآپریٹو بینک کا دائرہ پورے مہاراشٹر میں وسیع کرنے کے ساتھ اسے جدید شکل دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بینک نے اپنے اراکین کا اعتماد برقرار رکھتے ہوئے صنعت و کاروبار، کسانوں اور نوجوانوں کو مالی مدد فراہم کی ہے۔ مستقبل میں بھی بینک کو اسی کردار کو مزید مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کوآپریٹو اداروں کی کامیابی میں اراکین اور منتظمین کا اہم کردار ہوتا ہے۔ بینک میں ڈیجیٹل لین دین میں مسلسل اضافے کے پیش نظر سنیترہ پوار نے سائبر سکیورٹی کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ آنجہانی اجیت دادا کی جانب سے قائم کیے گئے مالیاتی نظم و ضبط کو ہم سب کو برقرار رکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا، ”بارامتی کوآپریٹو بینک صرف ایک بینک نہیں ہے، بلکہ یہ بارامتی کے لوگوں کا اعتماد ہے۔“ سنیترہ پوار نے بینک کے اراکین کو یقین دلایا کہ وہ بھی اجیت دادا کی طرح ان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی رہیں گی۔ ریاست میں پیدا ہونے والی خشک سالی جیسی صورتحال کے پیش نظر انہوں نے سماجی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ گلدستے اور اعزاز قبول نہ کیے جائیں اور پانی کا محتاط اور کفایت شعاری کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ اس موقع پر بینک کے عہدیداران، منتظمین، اراکین، متعلقہ افسران اور ملازمین بڑی تعداد میں موجود تھے۔

بارسی ٹاکلی، باباصاحب دھابیکر ودیالیہ میں خان نوید الحق کا شاندار استقبال

اکولہ: ۲۸ستمبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) بال بھارتی، پونے کے خصوصی افسر برائے اُردو خان نوید الحق نے اپنے ودربھ دورے کے دوران آج بابا صاحب دھابیکر ودیالیہ، بارسی ٹاکلی کا خیرسگالی دورہ کیا۔ ان کی آمد کے موقع پر اسکول کی جانب سے انتہائی پُرجوش اور خوشگوار ماحول میں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ اسکول کے پرنسپل سید ناصر سر نے شال اور گلدستہ پیش کر کے خان نوید الحق کا والہانہ استقبال کیا۔ اس موقع پر بال بھارتی، پونے کی لسانی کمیٹی کے فعال رکن راجو قریشی بھی موجود تھے۔ طارق الدین شیخ، سید اسد علی اور ایس۔ جے۔ شندے نے بھی گلدستے پیش کر کے ان کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سید شکیل نے کہا، ”ہم مِ طالب علمی کے زمانے سے ہی درسی کتابوں میں خان نوید الحق کا نام پڑھتے آئے ہیں۔ جس شخصیت کا نام ہم نے اتنے برسوں تک کتابوں میں پڑھا، آج اسی شخصیت سے بالمشافہ ملاقات کا موقع ملنا ہمارے لیے خوشی اور فخر کا لمحہ ہے۔“ سنیل کڑو نے بھی اپنے اظہارِ خیال میں خان نوید الحق کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے ان کی خدمات اور بال بھارتی کے ذریعے تعلیمی میدان میں دی جانے والی خدمات و تعاون کا خصوصی طور پر ذکر کیا۔ اس موقع پر خان نوید الحق نے بھی حاضرین سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے تاثرات بیان کیے۔ انہوں نے کہا، ”اس چھوٹے سے شہر کے اسکول کا دورہ کرتے ہوئے مجھے دلی خوشی ہوئی۔ یہاں کی سادگی، خلوص اور خصوصاً اردو اور مراٹھی معاشرے کے درمیان موجود باہمی بھائی چارے نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اس اسکول کا ماحول اور اساتذہ کا جوش و جذبہ دیکھ کر مجھے خاص اطمینان حاصل ہوا۔“ ان کے ان تاثرات سے اسکول کے اساتذہ اور عملے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ان کی اس ملاقات نے اساتذہ کے ساتھ ساتھ طلبہ کے لیے بھی ایک حوصلہ افزا اور متاثر کن تجربہ فراہم کیا۔ پروگرام کی نظامت سید اسد علی نے نہایت خوبصورتی سے انجام دی، جبکہ گجانن جادھو نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔ خان نوید الحق کی اس خیرسگالی ملاقات سے باباصاحب دھابیکر ودیالیہ کے تعلیمی ماحول میں خوشی، جوش اور نیا ولولہ پیدا ہوا۔

ویمنز کالج اسٹڈی سینٹر کی جانب سے نئے طلبہ کے لیے استقبالیہ تقریب کا اہتمام

بھیونڈی :۲۸ستمبر (شارف انصاری):- یشونت راؤ چوہان مہاراشٹر اوپن یونیورسٹی کے غلام محمد مومن ویمنز کالج اسٹڈی سینٹر، تھانہ روڈ، بھیونڈی کے اردو بسیرا ہال میں بروز اتوار، بتاریخ 27 ستمبر 2026ء کو بی اے سالِ اول اور ایم اے اردو سالِ اول کے طلبہ و طالبات کے لیے استقبالیہ و اورینٹیشن پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام کا مقصد نئے طلبہ کو فاصلاتی تعلیم کے نظام، اسٹڈی سینٹر کے طریقۂ کار، تعلیمی سرگرمیوں اور مطالعے کی اہمیت سے واقف کرانا تھا۔ پروگرام کی صدارت رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے پرنسپل جناب ضیاء الرحمٰن انصاری صاحب نے فرمائی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے طلبہ کی رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ ”کتابیں ہمیں بہتر انسان بناتی ہیں اور علم ہمیں خود آگہی عطا کرتا ہے۔“ انہوں نے کہا کہ ”فاصلاتی تعلیم ان افراد کے لیے ایک بہترین موقع فراہم کرتی ہے جن کا تعلیمی سلسلہ کسی وجہ سے منقطع ہوگیا ہو۔ یہ نظام انہیں دوبارہ اپنی تعلیم سے جڑنے اور اپنے تعلیمی سفر کو آگے بڑھانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔“ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اس موقع کو غنیمت جانیں اور پوری دیانت داری، مستقل مزاجی اور توجہ کے ساتھ اپنی تعلیم جاری رکھیں۔ اسٹڈی سینٹر کے کوآرڈینیٹر جناب عبدالعزیز انصاری نے تمام مہمانانِ گرامی اور طلبہ و طالبات کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے اپنے ابتدائی خطاب میں نئے طلبہ کو اسٹڈی سینٹر میں خوش آمدید کہا اور انہیں اسٹڈی سینٹر کے اصول و ضوابط، تعلیمی نظام اور مختلف سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے طلبہ کو تعلیم پر خصوصی توجہ دینے اور باقاعدگی کے ساتھ لیکچر میں شریک ہونے اور کتابوں کا مطالعہ کرنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر اسٹڈی سینٹر کے اساتذہ جناب ذاکر خان، ڈاکٹر ابوسعد اعجاز، ڈاکٹر مطیع اللہ خان، ڈاکٹر قطب الدین شاہد، جناب ظفر عالم خان، جناب سید اعجاز ہاشمی اور محترمہ صوفیہ مومن بھی موجود تھیں۔ تمام اساتذہ نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے علم کی اہمیت، مسلسل مطالعے اور تعلیمی جدوجہد کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے طلبہ کو نصابی کتب کے ساتھ ساتھ عمومی اور ادبی مطالعے کی ترغیب دی اور انہیں زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے محنت، نظم و ضبط اور مستقل مزاجی اختیار کرنے کا حوصلہ دیا۔ پروگرام کا آغاز بی اے سالِ اول کے طالب علم انصاری ابوحمزہ کی خوبصورت تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس سے محفل کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض محترمہ صوفیہ مومن نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ اخیر میں انھیں کی رسمِ شکریہ پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کے دوران طلبہ و طالبات نے بھی بھرپور دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور اساتذہ کی جانب سے پیش کی جانے والی رہنمائی کو نہ صرف توجہ سے سنا بلکہ اپنے تاثرات بھی پیش کیے۔ اس اورینٹیشن پروگرام کے ذریعے طلبہ کو فاصلاتی تعلیم کے تقاضوں، اسٹڈی سینٹر کے نظم و نسق اور تعلیمی سفر کو کامیابی کے ساتھ آگے بڑھانے کے لیے ضروری امور سے واقفیت حاصل ہوئی۔

بحریہ کے سربراہ نے اسکائی روٹ کو مسلح افواج کے لیے خلائی صلاحیتیں تیار کرنے کی دعوت دی

نئی دہلی۔ 27 ستمبر۔ ایم این این۔ نیول اسٹاف کے سربراہ ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن نے اتوار کے روز نجی خلائی کمپنی 'اسکائی روٹ ایرو اسپیس' کو مسلح افواج کے لیے خلائی صلاحیتیں تیار کرنے کی سمت کام کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے جدید جنگی امور میں خلا اور جدید ٹیکنالوجیز کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر زور دیا۔ ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن نے یہ بات اتوار کو 'این ڈی ٹی وی ڈیفنس سمٹ 2026' کے دوران کہی، جہاں انہوں نے سمندری تحفظ کی بدلتی ہوئی نوعیت اور مصنوعی ذہانت (AI)، کوانٹم ٹیکنالوجی، خلائی ٹیکنالوجی اور خودکار نظاموں جیسی ٹیکنالوجیز کے بڑھتے ہوئے کردار پر روشنی ڈالی۔ ایڈمرل سوامی ناتھن نے کہا، ”مصنوعی ذہانت، کوانٹم ٹیکنالوجی، خلائی ٹیکنالوجی اور خودکار نظام تیزی سے بحری جنگ کے مستقبل کی ہیئت تبدیل کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت کی سمندری شناخت اس کی جغرافیائی ساحلی پٹی سے کہیں زیادہ وسیع ہے اور اس کا گہرا تعلق ملک کے اقتصادی، تہذیبی اور جغرافیائی سیاسی مفادات سے ہے۔ ایڈمرل سوامی ناتھن نے کہا، ”ساحلی پٹی محض ایک جغرافیائی خصوصیت ہے، جبکہ بھارت ایک سمندری قوم ہے جو بذاتِ خود ایک اقتصادی، تہذیبی، جغرافیائی سیاسی اور نفسیاتی تصور ہے۔ انہوں نے بھارت کے 5 ہزار سال پرانے سمندری ورثے کا بھی ذکر کیا جو قدیم 'لوتھل' کے خشک گودیوں سے لے کر جدید تجارتی نیٹ ورکس تک پھیلا ہوا ہے۔ سوامی ناتھن نے نشاندہی کی کہ بھارت کی جی ڈی پی کا 60 فیصد سے زیادہ حصہ ساحلی ریاستوں سے حاصل ہوتا ہے اور تقریباً 18 فیصد آبادی ساحل سے 50 کلومیٹر کے دائرے میں رہتی ہے۔ انہوں نے کہا،” حجم کے اعتبار سے ہماری تقریباً 90 فیصد اور مالیت کے اعتبار سے 70 فیصد سے زیادہ تجارت سمندری راستوں سے ہوتی ہے۔ ہماری گاڑیوں کا ایندھن، کھانا پکانے والی گیس، روزمرہ استعمال کی اشیاء اور یہاں تک کہ سمندر کے نیچے بچھائی گئی انٹرنیٹ کیبلز بھی سمندر کے راستے ہی آتی جاتی ہیں۔

کمبھ 2027 کی تیاریوں کے باعث 2 ٹرینیں جزوی طور پر منسوخ

ناندیڑ:۲۸رستمبر (ورق تازہ نیوز) کمبھ 2027 کی تیاریوں کے سلسلے میں بھوساول ڈویژن کے اگت پوری۔بھوساول سیکشن میں کاسبے۔سُکینے کے مقام پر یارڈ کی ازسرنو تعمیر کا کام کیا جائے گا۔اس سلسلے میں پری نان انٹرلاکنگ کام کے باعث 30 ستمبر 2026 کو 2 ٹرینیں جزوی طور پر منسوخ رہیں گی۔ ریلوے کی جانب سے جاری اطلاع کے مطابق ٹرین نمبر 12072 ہنگولی۔ممبئی جن شتابدی ایکسپریس 30 ستمبر کو اپنے مقررہ مقام ممبئی کے بجائے صرف منماڑ تک چلائی جائے گی۔ اس کے نتیجے میں منماڑ سے ممبئی کے درمیان اس ٹرین کی خدمات منسوخ رہیں گی۔اسی طرح ٹرین نمبر 12071 ممبئی۔ہنگولی جن شتابدی ایکسپریس 30 ستمبر کو ممبئی کے بجائے منماڑ سے روانہ ہوگی۔ اس وجہ سے ممبئی سے منماڑ کے درمیان ٹرین کی خدمات منسوخ رہیں گی۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں کو ہونے والی زحمت پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ مسافروں سے اپیل کی گئی ہے کہ سفر سے قبل مزید معلومات کے لیے ریلوے پوچھ گچھ سروس یا ریلوے کی سرکاری ویب سائٹ سے معلومات حاصل کریں۔

کسانوں کو دیوالی سے قبل امداد کی فراہمی کے لیے حکومت کوشاں: چندرشیکھر باونکولے

ناندیڑ:۲۸رستمبر (ورق تازہ نیوز): وزیرِاعلیٰ نے مراٹھواڑہ اور ودربھ کا دورہ کرنے کے بعد ریاست کے ۲۶۵ تعلقہ جات میں قحط کا اعلان کر دیا ہے۔ قحط زدہ کسانوں، کھیت مزدوروں، اور تمام محنت کش طبقات کو زیادہ سے زیادہ امداد فراہم کرنے کے لیے حکومت پوری طرح پُرعزم ہے۔کسانوں کو دیوالی سے قبل امداد فراہم کرنے کے مقصد سے انتظامیہ کو نقصانات کا درست اندازہ (پنچنامہ) لگانے کی سخت ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ان خیالات کا اظہار وزیرِ محصولات چندرشیکھر باونکولے نے آج یہاں کیا۔ وزیرِ محصولات چندرشیکھر باونکولے نے اردھاپور کے علاقے میں قحط جیسی صورتحال اور فصلوں کا براہِ راست معائنہ کیا۔اس دوران انہوں نے کھیتوں کا دورہ کیا اور کسانوں کے ساتھ ہمدردانہ گفتگو کی۔انہوں نے بارش کے طویل وقفے، فصلوں کے نقصانات اور موجودہ صورتحال کے بارے میں کسانوں سے تفصیلی معلومات حاصل کیں۔انہوں نے کسانوں کو یقین دہانی کرائی کہ اس مشکل گھڑی میں حکومت کسانوں کی پشت پر مضبوطی سے کھڑی ہے اور انہیں ہر ضروری مدد فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ریاستی کسانوں کو زیادہ سے زیادہ امداد دینے کے لیے ان کی صدارت میں ۱۱ وزراء پر مشتمل ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس کمیٹی کا اجلاس ہر منگل کو منعقد ہوگا، جو کسانوں اور دیگر محنت کش طبقات کو مناسب امداد دلوانے کے لیے کام کرے گی۔ ریاست میں فصلوں کی صورتحال انتہائی سنگین ہے اور ربیع کا موسم بھی خطرے میں آ گیا ہے۔ وزیرِ محصولات نے عزم ظاہر کیا کہ حکومت کسانوں کی خودکشی کی روک تھام کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی۔مرکزی اور ریاستی آفات کے فنڈز (این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف) نیز فصل بیمہ کے ذریعے کسانوں کو زیادہ سے زیادہ مالی مدد دلوانے کے لیے ضروری ہے کہ نقصانات کا اندراج (پنچنامہ) بالکل درست ہو۔ یکساں امداد کے بجائے درست اندراج سے متاثرہ کسانوں کو زیادہ مؤثر طریقے سے امداد مل سکتی ہے۔ اس حوالے سے ضلعی کلکٹروں کو واضح ہدایات دے دی گئی ہیں۔قحط سے متعلقہ ۱۱ محکموں کے افسران اور ملازمین کی تمام چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں اور امدادی کاموں کو اولین ترجیح دی جا رہی ہے۔وزیرِ محصولات نے یہ بھی واضح کیا کہ حکومت کی اولین ترجیح کسانوں کے مفادات کا تحفظ ہے اور انہیں دیوالی سے قبل ریلیف فراہم کرنا ہے۔انہوں نے اس بات کی بھی یقین دہانی کرائی کہ ناندیڑ ضلعے کے جن دو تعلقہ جات کو قحط زدہ فہرست میں شامل نہیں کیا گیا تھا، اب انہیں بھی اس فہرست کا حصہ بنایا جائے گا۔مزید برآں، جن ڈیموں میں اس وقت پانی موجود ہے، وہاں کھڑی فصلوں کو بچانے کے لیے ایک مرتبہ پانی چھوڑنے پر حکومت غور کر رہی ہے۔اسی طرح، بلدیاتی علاقوں میں کسانوں کے لیے راستوں کی تعمیر اور دیگر زرعی اسکیموں کے نفاذ پر بھی کابینہ کے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔اس موقع پر رکن پارلیمان اشوک راؤ چوہان، رکن پارلیمان ڈاکٹر اجیت گوپچھڑے، رکن اسمبلی شریجیا چوہان، ضلعی کلکٹر راہول کرڈیلے، ضلع کونسل کے اعلیٰ افسر مہیش پاٹل، زرعی امور کے ضلعی سربراہ دت کمار کلسائت، نائب ضلعی افسر پونم پاٹل اور تحصیلدار رینو کاداس دیونیکر سمیت مختلف عہدیداران اور کسانوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ اردھاپور میں قحط کی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد، وزیرِ محصولات چندرشیکھر باونکولے نے ناندیڑ کے سرکاری مہمان خانے (ریسٹ ہاؤس) میں کسانوں اور شہریوں سے ان کے مختلف مطالبات پر مبنی یادداشتیں بھی وصول کیں۔ انہوں نے عوام کے تمام مسائل کو غور سے سنا اور متعلقہ مطالبات پر ضروری کارروائی کی یقین دہانی کرائی۔

ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر ٹکٹ چیکنگ عملے پر حملہ، 10 رگرفتار، ۴ رافراد فرار

ناندیڑ:۲۸رستمبر (ورق تازہ نیوز) ہجور صاحب ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر ٹکٹ کے بغیر سفر کرنے والے مسافروں کے ایک گروپ کی جانب سے ڈیوٹی پر مامور ٹکٹ چیکنگ عملے پر حملے کا واقعہ پیش آیا۔ واقعہ کے بعد 10 مسافروں کو ریلوے پولیس کے حوالے کیا گیا، جبکہ 4 افراد موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ سرکاری ریلوے پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کے تحت مختلف دفعات میں مقدمہ درج کرلیا ہے۔اطلاعات کے مطابق 28 ستمبر 2026 کو تقریباً صبح 30:05 بجے ہجور صاحب ناندیڑ ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 2 پر ٹکٹ چیکنگ کی خصوصی مہم جاری تھی۔اسی دوران دھرم آباد سے منماڑ جانے والی ٹرین نمبر 17688 مراٹھواڑہ ایکسپریس میں تقریباً 14 افراد کا ایک گروپ سوار ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ڈیوٹی پر موجود ٹکٹ چیکنگ کے 2 ملازمین نے مذکورہ مسافروں سے ٹکٹ دکھانے کو کہا۔ الزام ہے کہ گروپ کے افراد نے بغیر کسی اشتعال کے ٹکٹ چیکنگ عملے پر حملہ شروع کر دیا۔ اس دوران انہوں نے ٹی ٹی ای آر۔کے۔سنگھ کو زبردستی ٹرین کے اندر کھینچ لیا۔موقع پر موجود ایک اور ٹی ٹی ای جتیندر کمار نے مداخلت کی کوشش کی، تاہم وہ انہیں روکنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔اسی دوران تقریباً 32:05 بجے ٹرین چل پڑی۔ٹرین کے مینیجر کو واقعہ کی اطلاع ملنے کے بعد انہوں نے ٹرین کو روک دیا۔واقعہ کی اطلاع پلیٹ فارم پر موجود دیگر ٹکٹ چیکنگ ملازمین کو دی گئی، جس کے بعد تمام ملازمین فوری طور پر پلیٹ فارم نمبر 2 پر پہنچے۔آر پی ایف اہلکاروں کی مدد سے ٹرین میں موجود 14 مسافروں کو نیچے اتارنے کی کوشش کی گئی۔ کارروائی کے دوران 4 افراد موقع سے فرار ہوگئے، جبکہ باقی 10 افراد کو آر پی ایف کی مدد سے ٹکٹ انسپکٹر کے دفتر لایا گیا۔ حملے میں ٹی ٹی ای آر۔کے۔سنگھ زخمی ہوگئے۔انہیں مزید علاج کے لیے ریلوے اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ان کا میڈیکو لیگل کیس درج کیا گیا ہے۔ بعد ازاں ٹکٹ چیکنگ عملے اور آر پی ایف اہلکاروں نے تمام 10 مسافروں کو ناندیڑ کے سرکاری ریلوے پولیس اسٹیشن پہنچایا۔ وہاں ڈیوٹی انجام دینے والے سرکاری ملازمین کو زخمی کرنے اور انہیں سرکاری فرائض کی انجام دہی سے جان بوجھ کر روکنے سمیت بھارتیہ نیائے سنہتا کی مختلف قابل اطلاق دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ٹکٹ چیکنگ عملے کے ساتھ تعاون کریں اور درست ٹکٹ یا سفری اجازت نامے کے ساتھ ہی سفر کریں۔ریلوے نے واضح کیا کہ ڈیوٹی پر موجود ملازمین کے کام میں رکاوٹ ڈالنے یا ان پر حملہ کرنے کی صورت میں جرمانے کے ساتھ فوجداری کارروائی بھی کی جاسکتی ہے۔

''ہم انضمام کے لیے نہیں جائیں گے'': انیل پاٹل

ممبئی:۲۸رستمبر: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی میں تقسیم کے بعد پارٹی کے دو الگ گروپ سرگرم ہیں۔ ایک گروپ اپوزیشن میں جبکہ دوسرا گروپ حکومت میں شامل ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے سے دونوں گروپوں کے ممکنہ انضمام کو لے کر سیاسی حلقوں میں مختلف قیاس آرائیاں جاری تھیں۔جنوری 2026 میں بھی دونوں گروپوں کے انضمام پر بات چیت کے دعوے سامنے آئے تھے، تاہم بعد میں دونوں جانب سے مختلف موقف سامنے آتے رہے۔اب شرد پوار کے اس بیان کے بعد کہ ''ہم کسی کے ساتھ نہیں جائیں گے، جسے ہمارے ساتھ آنا ہے وہ ہمارے ساتھ آئے''، انضمام کی بحث دوبارہ تیز ہوگئی ہے۔شرد پوار کے بیان پر سنیترا پوار کے گروپ کے وزیر انیل پاٹل نے ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ انضمام کے معاملے پر کسی بھی سطح پر ان سے کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔انیل پاٹل نے کہا کہ شرد پوار نے کیا بیان دیا، اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ انضمام کے معاملے پر کسی بھی سطح پر کوئی بات چیت ان کے علم میں نہیں ہے۔

غیر قانونی شراب کے خلاف کاروائی، ۵ لاکھ روپے سے زائد کا مال ضبط

ناندیڑ:۲۸رستمبر (ایجنسی): ناندیڑ شہر سے دیہی علاقوں میں غیر قانونی طور پر شراب کی اسمگلنگ کے حوالے سے موصول ہونے والی شکایات کا سخت نوٹس لیتے ہوئے، ناندیڑ رینج کے اعلیٰ پولیس افسر (ڈپٹی انسپکٹر جنرل) شری شاہاجی اماپ نے افسران اور اہلکاروں پر مشتمل ایک خصوصی ٹیم ناندیڑ شہر روانہ کی تھی۔اس کارروائی کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر غیر قانونی شراب پکڑی گئی ہے۔تفصیلات کے مطابق، اس خصوصی ٹیم نے ۲۷ستمبر ۲۰۲۶ کو بھاگیہ نگر پولیس تھانے کی حدود میں واقع سوبھدرا منگل کاریالیہ کے سامنے جال بچھایا۔اس دوران غیر قانونی شراب لے جانے والی ایک ٹاٹا ٹیاگو کار کو روکا گیا، جس کی تلاشی لینے پر اس میں سے ۲ر لاکھ ۷۴ر ہزار ۵۳۰ر روپے مالیت کی ملکی وغیر ملکی شراب برآمد ہوئی۔ پولیس نے شراب اور تقریباً ۳ر لاکھ روپے مالیت کی کار سمیت مجموعی طور پر ۵ر لاکھ ۷۴ر ہزار ۵۳۰ر روپے کا مال ضبط کرلیا ہے۔اس معاملے میں ہنگولی ضلع کے کلمنوری تعلقہ کے گاؤں کونڈا پور تانڈا کے رہائشی وشال دلیپ راٹھوڑ کو حراست میں لیا گیا ہے۔ملزم کے خلاف بھاگیہ نگر پولیس تھانے میں مہاراشٹر انسدادِ شراب نوشی قانون کی دفعہ ۶۵ (ای) کے تحت مقدمہ نمبر ۲۰۲۶/۵۵۴ درج کر کے مزید قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔اس کامیاب چھاپہ مار کارروائی میں نائب پولیس انسپکٹر پنکج انگلے کے ہمراہ ہیڈ کانسٹیبل پردیپ خانسولے، گنیش راٹھوڑ، سندیپ واگھاڑے اور گجانن ڈورے شامل تھے۔اس شاندار کارکردگی پر اعلیٰ پولیس افسر شری شاہاجی اماپ نے پوری ٹیم کی ستائش کی ہے۔ علاقے میں چلنے والے غیر قانونی دھندوں اور جرائم کی معلومات براہ راست پولیس کے اعلیٰ حکام تک پہنچانے کے مقصد سے، ڈی آئی جی دفتر نے خبر کے نام سے ایک خصوصی ہیلپ لائن شروع کی ہے۔ناندیڑ رینج کے اعلیٰ پولیس افسر شری شاہاجی اماپ نے تمام شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں ہونے والی کسی بھی قسم کی غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع موبائل نمبر ۹۱۵۰۱۰۰۱۰۰ پر دیں۔اس اقدام کا مقصد جرائم کے خاتمے میں عوام کی شرکت کو یقینی بنانا ہے۔

پرانے تنازع پر جان لیوا حملہ کرنے والے 7 ملزمین گرفتار، عدالت نے پولیس تحویل میں دیا

ناندیڑ:۲۸رستمبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع کے مختلف پولیس اسٹیشنوں میں درج سنگین جرائم کے مطلوب اور فرار ملزمین کی تلاش کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر خصوصی مہم جاری ہے۔اسی مہم کے تحت وزیرآباد پولیس نے پرانے تنازع کی رنجش میں ایک نوجوان پر خنجر، تلوار اور پتھروں سے جان لیوا حملہ کرکے اسے شدید زخمی کرنے کے معاملے میں تمام 7 ملزمین کو گرفتار کرلیا ہے۔عدالت نے تمام ملزمین کو مزید تفتیش کے لیے 28 ستمبر 2026 تک پولیس تحویل میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پولیس کے مطابق سونگی کالونی، ناندیڑ کے رہنے والے منوج پرلاد راٹھوڑ، عمر 32 سال، نے شکایت درج کرائی تھی کہ 22 ستمبر 2026 کی شام وہ اور زخمی شنکر مانے موٹر سائیکل پر سامان لانے کے لیے جا رہے تھے۔ اسی دوران دیگاؤں چال کے ایک ہارڈ ویئر کی دکان کے سامنے ملزمین نے انہیں روک لیا۔الزام ہے کہ ملزمین نے گنیش منڈل کے قریب زیادہ بات کرنے پر شنکر مانے کو جان سے ختم کرنے کی دھمکی دی اور اس پر خنجر اور تلوار سے حملہ کر دیا، جس میں وہ شدید زخمی ہوگیا۔اس معاملے میں وزیرآباد پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 488/2026 درج کیا گیا۔ پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی مختلف دفعات 109(1)، 189(1)، 189(2)، 189(4)، 191(3)، 190، 118(1)، 115(2)، 351(1)، 351(2) کے ساتھ اسلحہ قانون کی دفعہ 4/25 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ واقعے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اعلیٰ افسران کی رہنمائی میں وزیرآباد پولیس کے جرائم تحقیقاتی دستے نے تیزی سے کارروائی کرتے ہوئے 24 ستمبر 2026 کو تمام 7 ملزمین کو حراست میں لے لیا۔ گرفتار ملزمین میں روہت عرف سونو رمیش گوڈبولے، عمر 25 سال، جبہ عرف آدتیہ دیانند ہٹکر، عمر 19 سال، روہن مادھو نوگھرے، عمر 23 سال، اجے گوتم تھورات، عمر 25 سال، سوہل کشیپ بہادورے، عمر 19 سال، انجنیت عرف پپو نریندر گھوڑا، عمر 26 سال اور انکل رمیش ہوریے، عمر 19 سال شامل ہیں۔

گریجویٹ انتخابات کیلئے میں بی جے پی کی صف بندی، پروفیسر کرن پاٹل کے نام پر غور

ناندیڑ:۲۸رستمبر (ورق تازہ نیوز): مہاراشٹر میں ۳ فارغ التحصیل (گریجویٹ) اور ۲ اساتذہ انتخابی حلقوں کے لیے بگل بجنے کے بعد چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژن کے فارغ التحصیل حلقے میں سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے ایم ایل اے ستیش چوہان مسلسل ۳ بار اس حلقے کی نمائندگی کر چکے ہیں اور اب وہ دوبارہ انتخاب کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ دوسری جانب بی جے پی میں اس حلقے کے لیے ممکنہ امیدواروں کے ناموں پر غور جاری ہے، جن میں پروفیسر کرن پاٹل کا نام خاص اہمیت اختیار کر گیا ہے۔اگر بی جے پی پروفیسر پاٹل کو امیدوار بناتی ہے تو پارٹی کو ان کے سابقہ انتخابی تجربے اور وسیع عوامی رابطوں کا خاطر خواہ فائدہ مل سکتا ہے۔ پروفیسر کرن پاٹل نے سال ۲۰۲۳ میں اورنگ آباد ڈویژن کے اساتذہ انتخابی حلقے کا الیکشن بی جے پی کے ٹکٹ پر لڑا تھا۔اس انتخاب میں این سی پی کے وکرم کالے کامیاب ہوئے تھے، جنہیں ۲۰،۷۸ ووٹ ملے تھے، جبکہ پروفیسر کرن پاٹل نے ۱۷،۴۸۱ ووٹ حاصل کیے تھے۔اس لیے اتنے بڑے جغرافیائی علاقے میں الیکشن لڑنے، ووٹروں سے براہ راست رابطہ کرنے، کارکنوں کا نیٹ ورک بنانے اور انتخابی مہم چلانے کا عملی تجربہ پروفیسر پاٹل کے پاس پہلے سے موجود ہے۔اگرچہ اساتذہ اور فارغ التحصیل حلقوں کے ووٹر الگ ہوتے ہیں، لیکن تعلیم، روزگار اور سماجی مسائل سے جڑے مختلف طبقات کے ساتھ قائم ہونے والے ان کے تعلقات سیاسی طور پر سود مند ثابت ہو سکتے ہیں۔ چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژن کا فارغ التحصیل حلقہ کافی وسیع ہے، جس میں چھترپتی سمبھاجی نگر، جالنہ، بیڑ، دھاراشیو، لاتور، ناندیڑ، پربھنی اور ہنگولی سمیت ۸ اضلاع شامل ہیں۔ یہاں امیدوار کے ذاتی رابطے اور پارٹی کے تنظیمی ڈھانچے کی ہم آہنگی فیصلہ کن ثابت ہوسکتی ہے۔گزشتہ الیکشن اور لوک سبھا مہم کے دوران پروفیسر پاٹل نے حلقے کے مختلف حصوں میں اچھے رابطے استوار کیے تھے، جس کا مطلب ہے کہ انہیں ان ۸ اضلاع میں انتخابی مہم شروع کرنے کے لیے صفر سے شروعات نہیں کرنی پڑے گی۔اس وقت فارغ التحصیل حلقے کے انتخابات میں تعلیم، روزگار، مسابقتی امتحانات، سرکاری و نیم سرکاری بھرتیاں، پوتر پورٹل کے ذریعے بھرتی ہونے والے نئے اساتذہ کے مسائل، اشکشن سیوک ※ کی شرط کے خاتمے اور مشاہرے میں اضافے جیسے کئی اہم مسائل زیرالتوا ہیں۔متعلقہ اساتذہ اور نوجوان ان مطالبات کے لیے حکومت سے مسلسل رجوع کر رہے ہیں۔ایسے میں ان مسائل پر ووٹروں کے درمیان رہنے والے اور ان سے براہِ راست رابطہ رکھنے والے امیدوار کو کھڑا کرنے کا موقع بی جے پی کو پروفیسر پاٹل کی صورت میں مل سکتا ہے۔ واضح رہے کہ موجودہ ایم ایل اے ستیش چوہان نے ۲۰۰۸، ۲۰۱۴ اور ۲۰۲۰ میں لگاتار ۳ بار اس حلقے کی نمائندگی کی ہے۔ ۲۰۲۰ میں انہوں نے ۱،۱۶،۶۳۸ ووٹ حاصل کر کے بی جے پی کے شریش بورالکر کو شکست دی تھی۔تاہم، فی الحال فارغ التحصیل ووٹروں میں ستیش چوہان کی کارکردگی کے حوالے سے شدید ناراضگی پائی جاتی ہے۔ ان پر الزام ہے کہ وہ ووٹروں سے مسلسل رابطے میں نہیں رہتے اور صرف الیکشن کے قریب آتے ہی سرگرم ہوتے ہیں۔انہوں نے اب تک نوجوانوں کے بنیادی مسائل حل نہیں کیے ہیں، جس کی وجہ سے ووٹروں میں غصہ ہے اور اس کا سیدھا فائدہ بی جے پی کو مل سکتا ہے۔ پروفیسر کرن پاٹل کو امیدوار بنانے سے بی جے پی کو ۳ سطحوں پر فائدہ ہوسکتا ہے: پہلا، گزشتہ الیکشن سے تیار شدہ رابطے اور کارکنوں کا نیٹ ورک؛ دوسرا، سماجی اور تعلیمی میدان میں ان کا وسیع ذاتی عوامی رابطہ؛ اور تیسرا، ان رابطوں کو بی جے پی کی مضبوط تنظیمی مشینری کی پشت پناہی۔ چونکہ پولنگ کی تاریخ ۲۳ اکتوبر ۲۰۲۶ مقرر کی جا چکی ہے، اس لیے اب امیدواروں کے ناموں پر بحث مزید تیز ہو جائے گی۔اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا بی جے پی پروفیسر پاٹل کے نام پر حتمی مہر ثبت کرتی ہے یا نہیں۔

قحط سالی سے نمٹنے کے لیے افسران کا صدر دفتر پر موجود رہنا لازمی
ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان کی جانب سے سخت احکامات جاری

پربھنی:۲۸رستمبر (نامہ نگار): ضلعے میں قحط کی سنگین صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلعی انتظامیہ نے امدادی کارروائیوں کی رفتار تیز کر دی ہے۔قحط زدہ کسانوں اور عام شہریوں کو فوری امداد فراہم کرنے کے مقصد سے، ضلعی کلکٹر اور ضلعی ادارہ برائے انسدادِ آفات کے سربراہ سنجے سنگھ چوہان نے مختلف محکموں کے ضلعی اور تعلقہ سطح کے افسران کو سخت ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے ہمہ وقت اپنے صدر دفتر پر موجود رہیں۔قحط کے دوران پانی اور چارے کی قلت، فصلوں کے نقصان اور کسانوں کے دیگر مسائل فوری طور پر حل کرنے کے لیے تمام انتظامیہ کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے۔ اس بات کے پیشِ نظر محکمہ محصولات، زراعت، دیہی ترقی، پولیس، شہری ترقی، اراضی ریکارڈ، بجلی، جنگلات، آبی وسائل اور آبپاشی سمیت تمام محکموں کے افسران اور اہلکاروں کو صدر دفتر پر حاضر رہ کر امدادی کاموں کو اولین ترجیح دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ جاری کردہ حکم نامے میں یہ بالکل واضح کر دیا گیا ہے کہ قحط کی صورتحال معمول پر آنے تک کوئی بھی ضلعی یا تعلقہ افسر مجاز حکام کی پیشگی اجازت کے بغیر اپنا صدر دفتر نہیں چھوڑ سکے گا۔کسی بھی قسم کی رخصت پر جانے سے قبل ضلعی کلکٹر کے دفتر سے تحریری اجازت لینا لازمی قرار دیا گیا ہے، تاہم ہنگامی نوعیت کی طبی چھٹیوں کو اس شرط سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔افسران کو چھٹی کی درخواست ٹھوس وجوہات اور متعلقہ محکمے کے سربراہ کی رائے کے ساتھ کلکٹر دفتر میں جمع کروانی ہوگی۔محض اپنے محکمے کے سربراہ سے چھٹی منظور کروا کر صدر دفتر سے غیر حاضر رہنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔ ضلعی کلکٹر کی پیشگی اجازت کے بغیر صدر دفتر سے غیر حاضر پائے جانے والے افسران اور اہلکاروں کے خلاف مہاراشٹر سول سروسز کے سال ۱۹۷۹ کے قواعد کے تحت فوری تادیبی کارروائی کی جائے گی۔اس کے علاوہ، انسدادِ آفات کے کاموں میں کسی بھی قسم کی غفلت برتنے، احکامات نہ ماننے یا امدادی کاموں میں رکاوٹ ڈالنے پر انسدادِ آفات ایکٹ سال ۲۰۰۵ کے تحت بھی قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔افسران کو یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ قحط زدہ کسانوں اور دیہی عوام کے مسائل پوری ہمدردی اور توجہ سے سنیں اور انہیں جلد از جلد مقامی سطح پر ہی حل کرنے کی کوشش کریں۔ ضلعی کلکٹر سنجے سنگھ چوہان نے تمام محکموں پر زور دیا ہے کہ وہ قحط سے نمٹنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے ثمرات نچلی سطح تک مؤثر انداز میں پہنچانے کے لیے باہمی ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں۔

بال سنگوپن یوجنا کیمپ کا کامیاب انقاد

ناندیڑ:۲۸رستمبر (راست): موومنٹ فار پیس اینڈ جسٹس ایم پی جے ناندیڑ کی جانب سے 27 ستمبر کو سرکاری اسکیموں کے تعارف اور اس سے مستفید ہونے کے طریقے کو لے کر ایک کیمپ کا انعقاد کیا گیا تھا۔جس میں کئی مرد وخواتین نے شرکت کی جسے ایڈوکیٹ عرفان شیخ صاحب لیگل ایڈوائزر بال سنگوپن یوجنا نے رہنمائی کی۔اس یوجنا کے تحت یتیم بچوں کو جس کے والد ہے والدہ نہیں ہے یا والدہ ہے والد نہیں یا جن بچوں کے ماں یا باپ کسی خطرناک بیماری میں بتلا ہو، یا وہ جیل میں ہو۔ایسے بچوں کے باپ جوان کے پاس آتے ہی نہ ہو۔ایسے بچوں کو ہر ماہ 2500 روپے ماہانہ ملتا ہے۔اسے کس طرح سے حاصل کیا جا سکتا ہے اس کی رہنمائی کی گئی۔جس میں الطاف حسین صاحب اظہر خان صاحب اور اعجاز احمد صاحب نے رہنمائی کی۔صمیم سر نے نظامت کے فرائض بحسن خوبی ادا کیے۔الطاف حسین صاحب نے یہ اعلان کیا کہ جو ڈاکیومنٹس آپ کو تیار کرنے ہیں وہ بتا دیے گئے ہیں اسے تیار کر کے لے آئیں۔ اکتوبر کی 25 تاریخ کو آپ یہاں پر تشریف لائیں ہمارے پاس فارم موجود ہے ہم فارم بھر کر دیں گے اور کہاں سمٹ کرنا ہے وہ بھی بتا دیں گے اسی طرح سے اس کیمپ میں سنجے گاندھی نرادھار یوجنا اکل مہیلا یوجنا کو بھی متعارف کرایا گیا۔مزید ضرورت مند مرد وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ہم سے رابطہ کریں اور ان یوجناؤں سے فائدہ اٹھائیں۔خالق سر شہر صدر ایم پی جے کے شکریہ پر کیمپ کا اختتام عمل میں آیا۔

شعبۂ اردو این ایس بی کالج ناندیڑ کے زیرِاہتمام ''غزل کا فن'' پر توسیعی لیکچر

ناندیڑ:۲۸رستمبر (راست): شعبۂ اردو، نیتاجی سبھاش چندر بوس کالج، ناندیڑ کے زیرِاہتمام ''غزل کا فن'' کے موضوع پر ایک خصوصی توسیعی لیکچر کا انعقاد عمل میں آیا۔تقریب کی صدارت کالج ہٰذا کی وائس پرنسپل ڈاکٹر کلپنا کدم نے کی، جبکہ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر محمد انورالدین، صدر شعبۂ اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج نسواں، حیدرآباد تھے۔تقریب کے آغاز میں صدرِ شعبۂ اردو ڈاکٹر ارشاد احمد خان نے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر محمد انورالدین کا شال پوشی اور گل پوشی کے ذریعے پرتپاک استقبال کیا۔اس موقع پر صدرِ مجلس ڈاکٹر کلپنا کدم اور مہمانِ خصوصی ڈاکٹر محمد انورالدین کے ہاتھوں شعبۂ اردو کی جانب سے تیار کردہ اردو وال پیپرز کا اجرا بھی عمل میں آیا۔بعد ازاں بزمِ اردو سے وابستہ تمام طلبہ وطالبات کی گل پوشی کی گئی۔تقریب کے دوران شعبۂ اردو کی جانب سے منعقدہ تحریری مقابلہ ''منشی پریم چند: شخصیت اور خدمات'' کے انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات میں اول، دوم و سوم انعام کے علاوہ ترغیبی انعامات اور سرٹیفکیٹ تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر شعبۂ اردو کی طالبات ثانیہ اور رفعت انجم کو بھی تہنیت پیش کی گئی جنہوں نے گزشتہ سال بی اے سال سوم میں امتیازی کامیابی حاصل کی تھی۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ۔431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف نانڈیڑ کی عدالت میں ہوگی